نام کتاب : جمال فاقہ مستی

مصنف : ڈاکٹر ظفر اقبال نوری

مفت سلسلہ اشاعت نمبر : 43

تعداد : 1000

سن اشاعت : جنوری 1996ء

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت

ملنے کا پتہ : نور مسجد کاغذی بازار کراچی 74000

ہدیہ : دعائے خیر بحق معاونین

نوٹ : بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات برائے کرم (5) روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

حرف آغاز

روزہ ایک ایسا موضوع ہے کہ جس کو اہل قلم و ذی علم حضرات اکثر و بیشتر اپنا موضوع بحث بناتے ہیں بلا مبالغہ روزے کے موضوع پر اب تک ہزاروں کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ہر قلمکار کا لکھنے کا اپنا ایک منفرد و مخصوص انداز ہوتا ہے۔ کوئی تبلیغی انداز میں لوگوں کو روزے کی طرف مائل کرتا ہے' کوئی روزے کے فضائل کو موضوع بحث بنا کر عوام الناس کی توجہ کا طالب ہوتا ہے' کوئی ناصحانہ انداز اپناتا ہے تو کوئی روزہ ترک کرنے پر لاحق ہونے والے عذابات سے ڈرا کر لوگوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دیتا نظر آتا ہے۔

زیر نظر کتاب "جمال فاقہ مستی" بھی دراصل روزے کے موضوع پر ایک اچھوتی اور بے مثال کتاب ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے اپنا مخاطب نوجوان طبقہ خصوصاً طلبہ کو بنایا ہے۔ آج کل کالجوں اور یونیورسٹیوں کی آڑ میں نوجوان طبقہ کو جس طرح فحاشی' بے راہ روی' اور لادینیت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے ان کی اصلاح اور ان کے برائی کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو روکنے کے لئے ضروری تھا کہ کوئی مصنف نوجوانوں کی ذہنی سطح پر آ کر ان ہی کے انداز میں بالکل دوستانہ طریقے سے ان کے دلوں میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کی چاشنی اتارے۔

محترم مصنف نے کتاب ھذا کے ذریعے اسی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ جمعیت اشاعت اہلسنت اس نرالی کتاب کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی ۴۳ ویں کڑی کے طور پر شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ جمعیت فاضل مصنف کی بے حد ممنون و مشکور ہے کہ جنھوں نے اپنی کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہونے کے باوجود ہمیں اس کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے مصنف کی عمر اور علم میں خیر و برکت عطا فرمائے اور ان کو صحت اور تندرستی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے اور ان کو مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور کتاب ھذا کو عوام الناس خصوصاً نوجوان طبقہ کے لئے نفع بخش فرمائے (آمین)

طالب مدینہ' بقیع و مغفرت
محمد عرشان قادری عطاری
کارکن جمعیت ھذا

حسن ترتیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہار نور و سرور

جب موسم گل آتا ہے اور باد بہاری چلتی ہے تو گلستان تو گلستان در و دیوار پر بھی سبزہ اگ آتا ہے ویرانے بھی رشک صد چمن بن جاتے ہیں۔ سنگلاخ پہاڑی چٹانیں ہوں' دریاؤں کے کنارے زرخیز میدان ہوں یا بنجر زمینیں ———— بہار آئے تو ہر طرف اپنی اپنی نوع کے پھول اور شگوفے کھل اٹھتے ہیں ———— یہ دلفریبی اور رعنائی تو ظاہری فصل بہاراں کی ہے لیکن کبھی کبھی وجود انسانی ایسی بہاروں سے آشنا ہوتا ہے جس سے اس کے قلب و روح بھی مہک مہک اٹھتے ہیں۔ انسان کے جسم و جاں کا رواں رواں عطر بیز و عطر بار ہو جاتا ہے۔ یہ مسرتوں اور خوشیوں کی بہاریں ہوتی ہیں۔

تسکین و طمانیت کی بہاریں ہوتی ہیں۔

فوز و فلاح کی بہاریں ہوتی ہیں۔

امیدوں کے بر آنے اور ارمانوں کے پورا ہونے کی بہاریں ہوتی ہیں۔ ان سب بہاروں کی سردار وہ فصل بہاری ہے جب ہر سمت نیکیوں کی ہوائیں چلتی ہیں ———— طاعات و حسنات کے گلاب مہکتے ہیں ———— غمخواری و غمگساری کی پھوار برستی ہے ———— ہمدردی و دلنوازی کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ نور و سرور کی آبشاریں گنگناتی ہیں۔ غفلت و معصیت کی دھول چھٹتی ہے۔ حسد اور نفرت کے کانٹے ٹوٹتے ہیں تکبر اور نخوت کے پتے جھڑتے ہیں ———— ہاں ہاں یہی وہ بہار نور و سرور ہے جو رحمتوں' برکتوں اور سعادتوں کے جلو میں مغفرت و نجات کی مہکار لئے خیمہ زن ہوتی ہے۔ اس امن انگیز' جانواز' خیر افزا بہار کا نام رمضان المبارک ہے۔

———— شہر رمضان کا چاند کیا طلوع ہوتا ہے کہ پوری کائنات رحمت و بہجت اور نور و نکہت کی چادر اوڑھ لیتی ہے۔ فضائیں آسمان سے دم بدم اترتے فرشتوں کے نور سے منور ہو جاتی ہیں۔ انسانوں کے دشمن شیاطین زنجیروں میں

جکڑے جاتے ہیں--------- بدی کی قوتیں دم توڑنے لگتی ہیں اور نیکی بڑی سرعت سے پروان چڑھتی ہے-------- بھلائی اپنے حسن و نکھار کے جوبن کو پہنچتی ہے ------ اور پھر اس کی زلف گرہ گیر مدتوں سے برائی کی آغوش میں بیٹھنے والے نفس کو اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔ فلاح و صلاح اور خیر کثیر کا یہ مقدس ماحول ہی ہے جو نفس انسانی کی ہر کجی کو دور کرتا چلا جاتا ہے۔ نفس کی شہوانی قوتیں مٹتی ہیں تو روح کی رحمانی قوتیں نمو پاتی ہیں۔ یہ ارتقاء اس قدر بڑھتا ہے کہ انسان عرفان نفس سے گزرتا ہوا عرفان رب کی منزل وصال تک جا پہنچتا ہے۔

رمضان المبارک

خالق اور مخلوق کے ٹوٹے رشتوں کو جوڑنے کا مہینہ ہے۔

رمضان

عابد اور معبود کے پوشیدہ تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کا مہینہ ہے

رمضان

غفلت شعاروں کے لئے پیغام ہوشیاری ہے۔

رمضان

فراق محبوب میں تڑپتے تشنہ کاموں کے لئے سامان قرب و وصال ہے۔

رمضان

سست گاموں کو تیز گام کر دینے کا مہینہ ہے۔

رمضان

شب بیداریوں اور سحر خیزیوں کا مہینہ ہے۔

رمضان

نور قرآن سے سینوں کو آباد کرنے کا مہینہ ہے۔

رمضان

چشمان پشیمان سے قطرہ قطرہ اشک ندامت بہانے کا مہینہ ہے۔

رمضان

دامن دل کو اجالا کر لینے کا مہینہ ہے۔

رمضان

نفس کو مٹانے اور روح کو جلانے کا مہینہ ہے۔

رمضان

توبہ کی قبولیت کا مہینہ ہے۔

رمضان

محبت کی آزمائش اور اطاعت میں استقامت کا مہینہ ہے۔

لفظ و معنی کے رشتے

رمضان اللہ کریم کے اسماء میں سے ایک نام ہے اور شہر رمضان سے مراد اللہ کا مہینہ ہے۔ رمضان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں بزرگان دین نے بہت سی توجیہات کی ہیں۔ جنہیں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غنیۃ الطالبین میں اور امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکاشفتہ القلوب میں نقل کیا ہے۔------ ایک قول کے مطابق رمضان---------- رمضا سے نکلا ہے رمضا اس جھلستے پتھر کو کہتے ہیں جو تمازت آفتاب سے گرم ہو جاتا ہے ------ یا رمضان، رمض سے مشتق ہے اور رمض جلانے کو کہتے ہیں------ شائد جب عربوں نے اپنے مہینوں کے نام رکھے۔ ماہ رمضان موسم گرما میں آیا ہو۔ گویا جس طرح آگ جلاتی ہے رمضان انسانوں کے گناہوں کو جلا کر کے رکھ دیتا ہے جس طرح پتھر سورج کی حدت سے متاثر ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک میں مسلمانوں کے دل وعظ و نصیحت، فکر آخرت اور یاد خدا کی گرمی سے پگھلنے لگتے ہیں------

رمضان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں ایک نفیس قول یہ بھی ہے کہ رمض کہتے ہیں موسم برسات کی تیز بارش کو------ گویا رمضان المبارک روحانی بارشوں کا مہینہ ہے--------- اب آپ جانتے ہیں کہ بارش بادشاہ کے محل اور فقیر کی جھونپڑی کو یکساں نوازتی ہے۔ زرخیز و بنجر ہر طرح کی زمین کو سیراب کرتی ہے۔ مگر اس سے استفادہ ہر زمین اپنی استعداد کے مطابق ہی کرتی

ہے- کہیں تو گلاب کے پھول اگتے ہیں اور کہیں کانٹے دار جھاڑیاں پھوٹتی ہیں- کچھ ایسی ہی کیفیت ماہ رمضان کی روحانی بارش کی ہے - جس نے اپنے دل کی کھیتی کو ندامت کے آنسوؤں سے سیراب کیا اور حب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حب خدا سے زرخیز بنا لیا اس میں نیکی اور اطاعت کے پھول مہکیں گے- اور جس دل کی کھیتی تکبر کے کھولتے ہوئے پانی سے سینچی گئی اور نافرمانی خدا اور بغاوت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بنجر بنا دی گئی اس میں گناہ اور بدکاری کے کانٹے اگیں گے-

پس اے مرد مسلمان

اپنی مزرعہ دل کی نگہداشت کر! اس کو رمضان کی موسلا دھار بارش کے حوالے کردے کہ یہ سرسبز و شاداب ہوجائے-------- بارش برستی ہے تو فضاؤں کو پاکیزہ اور پہاڑوں کو دھو کر صاف و شفاف کردیتی ہے------ رمضان کی بارش تیری روح کو پاکیزہ اور دل کو اجلا کردے گی------- کاش تجھے اس کی لطافتوں کی صحیح خبر ہوتی- پھر تو کبھی بھی اپنے آپ کو اس سے چھپا چھپا کر نہ بچاتا-

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو رمضان المبارک کی عظمتوں کو پتہ چل جائے تو وہ آرزو کریں کہ کاش سارا سال رمضان بن جائے-

حروف کی پنہائیاں

خوش قسمت ہیں وہ لوگ!

جنہیں رمضان المبارک کی برکتوں سے مستفید ہونے کا شرف ملتا ہے، جہنم کی آگ سے آزاد ہیں وہ جسم جو بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں

قابل رشک ہیں وہ آنکھیں

جو یاد خدا میں آنسو بہاتی ہیں

قابل تحسین ہیں وہ پیشانیاں

جو مالک کے حضور سجدہ ریز رہتی ہیں
قابل محبت ہیں وہ دل
جو فراق محبوب میں تڑپتے ہیں اور وصال یار کے مزے لیتے ہیں۔
میرے بھائی!
رمضان کے لفظی خول کو اتار کر دیکھ اس کے حروف کے سمندر میں تجھے حقائق و معارف کا خزینہ مل جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔ رمضان تو وہ بابرکت مہینہ ہے کہ اگر کوئی اس سے وفا کرلے تو یہ اسے خود سے آگاہ بھی کرتا ہے اور منزل پر پہنچا بھی دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔لفظ رمضان پانچ حروف سے بنا ہے۔ اس کی "ر" ریاضت "م" محبت "ض" ضمانت "ا" اطاعت و استقامت اور "ن" نجات کی علامت ہے۔
"ر" سے مراد وہ ریاضت اور مشقت ہے جو روزہ دار صبح سے شام تک بھوک اور پیاس کی صورت میں برداشت کرتا ہے۔ گویا رمضان مسلمانوں کو محنت و مشقت کا عادی بناتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ دعوت بھی دیتا ہے کہ اپنی محنت ہی کو سب کچھ نہ سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔
"م" خدا اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے آشنا کرتا ہے۔ جب ریاضت شاقہ میں حب اللہ اور حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چاشنی ملتی ہے پھر رمضان ضمانت چاشنی دیتا ہے اطاعت میں استقامت کی اور جسے استقامت نصیب ہوگئی وہ ضرور اس دنیا سے ایمان بچا کر لے جائے گا۔ اور جو ایمان کے ساتھ چلا گیا' رمضان کا یہ "ن" اعلان کرتا ہے کہ اس کے لئے نجات ہی نجات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر رمضان کے ہر حرف کے کینوس کو ذرا اور وسیع کرلیں تو مسلمان کی جیتی جاگتی کامیاب و کامران زندگی کا نقشہ اور بھی نکھر جاتا ہے رمضان منزل حیات کو بحفاظت سر کرلینے کے لئے قدم قدم روشن راستوں کی نشاندہی کردیتا ہے۔
اب سمجھو!
مسلمان جب سردیوں کی ٹھٹھرتی ہوئی راتوں میں عشاء اور صبح میں فجر کی نماز کے

لئے مسجد کو جاتا ہے تو یہ ریاضت ہے۔ گرمیوں میں تیز دھوپ اسے تنگ کرتی ہے۔ نیند اسے بڑے پیار سے بلاتی ہے اور پھر وہ کسلمندی' تھکن اور نیند کے خمار کے باوجود ظہر کی نماز ادا کرتا ہے تو یہ ریاضت ہے۔ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے پیسے لگاتا ہے' گھر بار چھوڑتا ہے' غریب الوطن بنتا ہے یہ ریاضت ہے------- اپنے کمائے ہوئے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے' صدقہ دیتا ہے' خیرات کرتا ہے یہ ریاضت ہے----- دین حقہ کی ترویج و اشاعت اور دفاع کے لئے اپنی جان کی بازی لگاتا ہے یہ ریاضت ہے-------- معاشرے میں ہر برائی کو مٹانے کی سعی کرتا ہے' ہر نیکی کو پھیلانے کی تگ و دو کرتا ہے یہ ریاضت ہے-------- فحاشی و عریانی کا جادو اس کی دولت ایمان لوٹنا چاہتا ہے مفلوج سوسائٹی کے جذامی لوگ اسے رشوت دے کر خریدنا چاہتے ہیں وہ ان گناہوں سے اپنے آپ کو بچالیتا ہے یہ ریاضت ہے------ وہ ظالم کے ہاتھوں کو روکتا ہے اور مظلوم کی مدد کرتا ہے یہ ریاضت ہے----- کیا خوب زندگی ہے ساعت ساعت ریاضت میں گزر رہی ہے ------ لیکن رمضان کی "ر" کے بعد آنے والا میم پکار پکار کر کہہ رہا ہے اے مرد مسلمان! تیری نماز' روزہ اور یہ ساری ریاضتیں اس وقت تک رنگ نہیں لا سکتیں جب تک ان پر خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا رنگ غالب نہ ہو جائے------ محبت کس کی------- قرآن سے پوچھو' جواب ملتا ہے

والذین امنو اشد حب للہ اور جو ایمان والے ہیں وہ خدا سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں------- پھر محبت کس کی------- قرآن کہتا ہے **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** تم فرماؤ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اسے اس کے ماں' باپ اور اولاد اور سارے انسانوں سے بڑھ کر پیارا نہ ہو جاؤں (الحدیث)-----

یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت مومن کی پہچان ہے------- اب اگر محبت کے صحیح مفہوم سے آگاہی چاہو "تو عشاق مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نور نور زندگیاں دیکھو لو"------

یہ سیدنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں! تپتی ریت اور دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹائے گئے ہیں، سینے پر گرم تپتے ہوئے پتھر رکھے گئے ہیں، زبان کو دہکتے کوئلوں سے داغا جارہا ہے کفار پوچھتے ہیں اب بھی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دین کا ساتھ دو گے تو اس وقت بھی ان کے دہن اقدس سے احد احد کی صدائیں نکلتی ہیں------- قربان جائیں محبت انسان کو کتنا جری بنا دیتی ہے------- اور دیکھو------- یہ صحابی رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں ان کی دو ٹانگوں کو اونٹوں سے باندھ دیا گیا ہے------- اونٹ مخالف سمت دوڑائے گئے ہیں اور لو دیکھتے ہی دیکھتے ان کا وجود مسعود دو ٹکڑوں میں بٹ گیا ہے مگر اس صبر و استقامت کے پہاڑ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دین کو نہیں چھوڑا ہے------- اے محبت تیری عظمتوں کے قربان جائیں تو کیسا یقین عطا کر دیتی ہے------- اور دیکھنا چاہو تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے پیٹ پر بندھے ہوئے پتھر دیکھو------- صدیوں کے شراب کے رسیا لوگوں کو ایک حکم ملتے شراب کے مٹکے توڑتے دیکھو------- بدر کے میدان میں روزے رکھ کر غلامان مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اپنے آقا پر دیوانہ وار فدا ہوتے دیکھو------- یہ سب محبت خدا اور عشق رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی معجزہ طرازیاں ہیں------- میرے بھائی! رمضان کی ۲ تسلی دیتی ہے کہ اگر تو نے محبت خدا اور محبت رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اپنے سینے میں بسالیا تو پھر روزے کی بھوک اور پیاس تم باآسانی برداشت کرلو گے۔ جب بھوک ستائے تو اپنے مہربان رحیم و کریم آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بھوک کو یاد کرلینا! اگر پیاس ستائے تو اپنے آقائے نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نواسے کو پیاس کی کیفیت میں دین کے لئے سینہ سپر دیکھ لینا یہ ساری محبتیں تجھے ریاضت کی ہمت بخشیں گی

اور ساتھ ہی تیری ریاضت اس پر وقار اور عزت نواز محبت کی بدولت اطاعت میں استقامت کی ضمانت سے بہرہ ور ہو کر تیرے لئے نجات کا سامان بن جائے گی۔

پس اے مسلمان!

رمضان کا حرف حرف تمہیں پکارتا ہے کہ رزم گاہ حیات میں مردانہ وار جیو ------- مصائب و مشکلات کو روندتے ہوئے آگے بڑھو------- حب خدا اور حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روشنی حاصل کرو۔ یہ باطن افروز روشنی تمہارے لئے صراط مستقیم پر استقامت کی ضمانت ہے۔--------- اگر تم نے ایسی زندگی گزاری تو یقین رکھو دونوں جہانوں میں نجات پاجاؤ گے۔

حیرتوں کی انتہا

کوئی شخص کسی صحرا میں پیاس کی شدت سے دم توڑ دے تو یہ عجیب بات نہیں۔ کوئی شجر خزاں میں برگ و بار سے محروم ہو تو یہ حیران کن نہیں------- کوئی گھر رات کی ظلمتوں میں تاریک ہو۔ یہ باعث حیرت نہیں--------- قابل صد تاسف اور مقام صد عبرت تو یہ ہے کہ دریا کے کنارے بیٹھ کر کوئی پیاس سے مر رہا ہو-------- خوشبوؤں کے موسم میں کسی نخل کے پتے جھڑ رہے ہوں' کلیاں مرجھا رہی ہوں اور آفتاب کی چمکتی روشنی میں بھی کسی کا گھر تاریکی میں ڈوبا ہوا ہو-------- میرے دوست! رمضان المبارک کے دریائے رحمت کی حیات آفریں جولانیوں میں بھی اگر تیری روح تشنہ رہی------ نیکیوں کے حسین موسم میں بھی ترے عمل کا پودا ثواب کے ثمر سے محروم رہا اور اللہ نور السموات والارض کے ہر آن ہر سو بکھرتے جلوؤں میں بھی تیرا خانہ دل تاریک رہا------- تو پھر تجھ سے بڑھ کر کوئی بد نصیب اور بد بخت نہیں ہو سکتا۔

ماہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت ہے مگر اس کے لئے جو رحمتوں کا خواہاں ہو------- اس کا دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے مگر اس کے لئے جو زبان سے اپنے

گناہوں کا اقراری ہو اور دل سے مغفرت کا تمنائی ہو--------

آخری عشرہ جہنم سے نجات کا عشرہ ہے مگر اس کے لئے جس نے جہنم کے راستوں سے منہ موڑ لیا ہو-------- اے انسان! اگر رحمتوں کی رم جھم برستی برسات میں تو نے غفلت کی چھتری اوڑھ لی۔ توبہ و استغفار کی قبولیت کے وقت بھی تیرا دل سخت اور زبان گنگ رہی اور خدا کی طرف سے مژدہ رہائی اور نجات کی ضمانت ملنے کے باوجود ترے قدم گناہ اور بدی کی راہوں کی طرف بڑھتے رہے تو پھر جبریل علیہ السلام اور مصطفےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا کے نتیجہ میں اپنی تباہی اور ہلاکت کے لئے تیار ہو جا

حسن ترغیب

کاش تیرے کان ماہ رمضان کی ہر رات میں بلند ہونے والی یہ بیدار کن آواز سن سکتے۔ تمہارا معبود ہر رات پکارتا ہے۔

یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر

اے بھلائی کا ارادہ رکھنے والو آگے بڑھو اور اے برائی کے طلبگارو رک جاؤ۔

اے خدا کے اطاعت شعار بندو!

رمضان سے پہلے شیطان ہر لمحے تمہاری گھات میں تھا-------- نفس کی سرکشی عروج پر تھی۔ اس وقت بھی تم امور خیر میں مصروف رہے اور اب تو خدا نے شیاطین کو جکڑ دیا-------- روزوں سے تمہارے نفوس کو کمزور اور روحوں کو قوی کردیا اب تمہارے معبود محبوب کی طرف آنے والی یہ راہیں کشادہ ہیں-------- اب بلا خوف و خطر دیوانہ وار بڑھتے چلے جاؤ--------

اے نمازیں پڑھنے والو!

اپنے خشوع و خضوع میں اضافہ کردو۔ تمہاری راتیں نوافل میں بسر ہونا چاہئیں اور

اے کبھی کبھی قرآن کھولنے والو!

صبح و شام قرآن کے انوار کو اپنے سینے میں اتارنے لگ جاؤ--------

اے نیکی کے عادیو!

اب تمہاری ہر نیکی کا حسن و جمال نکھر جانا چاہئے------------ تیز سے تیز چلو' آگے سے آگے بڑھو----------- دیکھو رحمت خداوند تمہارا استقبال کر رہی ہے- یا باغی الخیر اقبل

اے بھلائی کا ارادہ رکھنے والو! آگے بڑھو-----------

بانگ ترہیب

اے لیل و نہار گناہ کی زندگی میں آلودہ رہنے والو!

رمضان المبارک سے قبل تم نے گیارہ ماہ سرکشی اور نفس پرستی میں گزارے' تم نے خواہشات کو اپنا سب کچھ بنایا---------- جو تمہارے من میں آتا رہا تم کرتے رہے---------- خدا کی حدوں کو توڑتے ہوئے تمہیں کبھی خدا کا خوف نہ آیا---------- اللہ کریم نے باوجود لاکھ قدرتوں کے تمہیں نیست و نابود نہ کیا----------؛ تمہاری رسی دراز رہی---------- اور اب ذرا ہوش کے ناخن لو ---------- اپنے چاروں طرف خوب غور سے دیکھو---------- دیکھو اللہ کے بندے کس والہانہ شیفتگی کے ساتھ اس کے حضور جھک رہے ہیں---------- بھوک اور پیاس برداشت کر رہے ہیں---------- ان کے وتجگے قرآن کے پرتو قدس سے جگمگ جگمگ کر رہے ہیں---------- خدا کا سب سے بڑا سرکش اور سب سے بڑا نافرمان شیطان لعین بھی پابجولاں ہے- اس میں سرکشی کی جرات و ہمت نہیں رہی-------

اے معصیت کے نشے میں بدمست انسانو!

اب تو حیا کرو! رمضان المبارک کے نیکیوں بھرے حسن افزا ماحول کو اپنے غلیظ نفس کے تعفن سے بدبودار نہ کرو---------- سرکشی اور نافرمانی سے باز آؤ! ورنہ تم شیطان سے زیادہ طاقتور نہیں ہو---------- جو قہار و جبار' ابلیس کو زنجیروں میں جکڑ سکتا ہے وہ تمہارے بدی کی راہوں میں بڑھتے ہوئے

قدموں کو بھی توڑ سکتا ہے ——————

اے نادان انسانو!

اپنے ہاتھوں کو شر سے روکو اس سے قبل کہ وہ قادر مطلق ذات تمہارے ہاتھوں کو توڑ کر رکھ دے ——————

اے نفس کے بندو، دیدہ دلیرو!

اپنی آنکھوں کو گناہ سے روکو، اس سے قبل کہ وہ ذات تمہاری آنکھوں کا نور چھین لے ——————

اے کھلے بندوں مالک الملک کے احکامات توڑنے والو!

ماہ صیام کے دنوں میں کھانے پینے سے رک جاؤ اس سے قبل کہ وہ تمہارے کھانے پینے کے سارے سلسلے ہی منقطع کر دے ——————

اے چند روزہ حیات کی ظاہری رنگینیوں پر فریفتہ ہونے والو!

ہوش میں آؤ اس سے قبل کہ وہ "محی و ممیت تمہاری زندگی کو" سے ہمکنار کر دے۔

سنو سنو! —————— تمہارے خدائے ذوالجلال کی پرہیبت آواز تمہارے لئے ہزاروں بہتریوں کا سامان ہے۔

یا باغی الشر اقصر

اے برائی کا ارادہ رکھنے والو! رک جاؤ۔

دعوت عمل

اے نئی روشنی میں آنکھیں کھولنے والے نوجوان!

تو یہ کہتا ہے کہ ملا فتوے باز ہے —————— میں اچھا خاصا مسلمان ہوں —————— میرے باپ دادا مسلمان تھے، میرا نام عبدالرحمان ہے! کیا ہوا، اگر نماز نہیں پڑھتا —————— اگر روزہ نہ رکھوں تو کونسی قیامت ٹوٹتی ہے —————— اللہ تو بہت رحیم و کریم ہے —————— اس کی رحمت بہت وسیع ہے —————— یہ ملا لوگ خواہ مخواہ ڈراتے ہیں، یہ سب

ان کی روٹیوں کے چکر ہوتے ہیں--------- میرے دوست. تجھے غلطی لگی ہے-------- میں بھی تیرے ساتھ کا جوان ہوں-------- میں بھی انہی کالجوں میں پڑھا ہوں جہاں تو طلب علم کے لئے سرکرداں ہے-------- میرے قریب آ' میں تیرے ذہن و ضمیر میں چھپے ہوئے تشکیک کے سارے کانٹے نکال دوں گا۔

دراصل تو روزہ اس لئے نہیں رکھتا کہ نفس پر بھاری ہے۔ صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہنا پڑتا ہے۔ جان سے پیاری سگریٹ سے جدائی برداشت کرنا پڑتی ہے------ بھوک سے تیرا جسم کمزور ہوتا ہے اور تیری پرسنیلٹی (Personality) خراب ہوتی ہے--------- تیری سمارٹنس (Smartness) میں کمی آتی ہے--------

یا پھر تیرے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ خدا اپنے نافرمانوں کو پسند کرتا ہے-------- یا تو یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ زندگی بس اسی دنیا تک ہے -------- انسان اپنے اعمال میں جانوروں کی طرح آزاد ہے جو جی میں آئے کرے -------- کوئی باز پرس کرنے والا نہیں----------- کاش تو دو روزہ زندگی کی حقیقت سمجھ جاتا---------- کاش تجھے جسم کی صحت و قوت کے اصول پتہ ہوتے -------- کاش تو پرسنیلٹی (Personality) ڈی ویلپ (Develop) کرنے کے طریقے جان لیتا--------

میرے بھائی!

جو مشینری چوبیس گھنٹے چلتی ہے بالاخر خراب ہوتی ہے--------- بجلی کے پنکھے اور موٹریں گرم ہونے پر روک کیوں دیتے ہو۔ اس لئے تاکہ وہ جل نہ جائیں----------

میرے پیارے!

روزے کی بھوک تجھ پر ظلم نہیں! یہ تو تیرے معدے کی مشین کو ذرا ریسٹ دینے کا بہانہ ہے--------- عجیب بات ہے کبھی تو اپنے جسم کو سڈول اور

ڈاکٹروں کے کہنے پر کھانا چھوڑ دیتے ہو---------- ڈاکٹر کہے کہ نمک نہ کھاؤ ورنہ بلڈ پریشر تمہاری جان لے لے گا تو نمک چھوڑ دیتے ہو ڈاکٹر چینی سے منع کرے تو میٹھی چیزوں سے اجتناب کرنے لگ جاتے ہو---------- حیرت ہے---------- نمک کو ملاحت، چینی کو حلاوت دینے والا کائنات کی اک اک چیز کو بنانے اور اس کے نفع و نقصان کو جاننے والا---------- تمہارا پروردگار تمہیں روک رہا ہے کہ تمہارے جسم کی بہتری اس میں ہے---------- تمہاری روح کی بہتری اس میں ہے---------- تمہاری عقل کی بہتری اس میں ہے کہ سال میں ایک مہینہ دن بھر کھانے پینے سے رک جاؤ تو تم رکتے نہیں---------- خود ہی فیصلہ کرو تمہارے نزدیک خدائی بات اعلیٰ ہے یا طبیبوں کی بات افضل----------

ایک حسن افروز شغل

مرے ساتھی!

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے---------- اور زکوٰۃ کا معنی ہے پاک ہونا، حسین و سرسبز ہونا، نشونما پانا---------- گویا روزہ تو تمہارے جسم و جاں کو پاک و مطہر اور لطیف و نظیف بناتا ہے---------- روزہ تو تمہارے جسم کو فاسد مادوں سے پاک کر کے حسن و رعنائی بخشتا ہے۔

حافظہ بڑھانے کا نسخہ

اگر تم طالب علم ہو تو یقیناً پڑھنے کے لئے قوت حافظہ میں اضافہ چاہتے ہو گے۔ جس کا حافظہ تیز ہوتا ہے وہ ذہین ہوتا ہے۔ تھوڑے وقت میں زیادہ باتیں یاد کر لیتا ہے----------

اور سنو!

ساری دنیا کے دانشور، طبیب، حکیم، فلسفی اور صوفیاء اس بات پر متفق ہیں کہ

حافظہ کم کھانے سے بڑھتا ہے---------- تم خود تجربہ کرلو' رات کو خوب پیٹ بھر کر کھاؤ اور پھر کوئی سبق یاد کرو---------- چند منٹوں کے بعد اناج کا بوجھ تمہیں نیند کی آغوش میں لے جائے گا---------- اور اگر منہ پر پانی کے چھینٹے ڈال کے جاگتے بھی رہے تو ورق گردانی کے سوا کوئی بات پلے نہیں پڑے گی- اس کے برعکس ہلکی سی غذا کھا کر پڑھنے بیٹھو تو دیکھو کس طرح ہشاش بشاش رہتے ہو----------

میری مانو!

اگر قوت حافظہ کو تیز کرنا چاہتے ہو' عقل کی نشوونما چاہتے ہو تو نہ صرف رمضان کے روزے رکھو بلکہ ہر اسلامی مہینہ کی ۱۳' ۱۴' ۱۵' تاریخ روزہ رکھا کرو- یہ آدم علیہ السلام اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے---

ترقی کے راز

میرے دوست!

تو نے کئی امتحان دیئے اور پاس کئے ہوئے ہوں گے---------- تجھے پتہ ہے امتحان طلباء کو محض پریشان کرنے کے لئے نہیں' انہیں اگلی کلاسوں میں ترقی دینے کے لئے ہوتا ہے- لیکن ترقی بھی ہر کسی کو نہیں ملتی' جو محنت کرتا ہے پاس ہوتا ہے- جو نکما رہتا ہے امتحان کی تیاری نہیں کرتا فیل ہوجاتا ہے---------- روزہ بھی ایک امتحان سمجھ لو---------- جس کا مقصد تمہیں اللہ کے قرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجوں میں ترقی دینا ہے----------

اللہ کریم کا ارشاد ہے-

ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع

ترجمہ : اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے (کنز الایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ)

تو اگر خدا تمہیں بھوک دے کر آزمانا چاہتا ہے تو ہمت نہ ہارو---------- ماہ

پورے اترو اور روحانی منزلیں کامیابی سے طے کرتے چلے جاؤ---------
بھوک تمہاری جان نہیں لے سکتی---------- کھانے کی کمی تمہیں کمزور
نہیں کر سکتی ---------- حضور غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
لوگو! تم سمجھتے ہو کھانا تمہارا پیٹ بھرتا ہے' پانی تمہاری پیاس بجھاتا ہے' کپڑا
تمہاری ستر پوشی کرتا ہے---------- نہیں نہیں! ایسی بات نہیں
---------- اللہ ہی ہے جو تمہارا شکم بھرتا ہے مگر کھانے کے ذریعے' اللہ ہی
ہے جو تمہاری پیاس دور کرتا ہے پانی۔ کے ذریعے اور اللہ ہی ہے جو تمہارا ستر
ڈھانپتا ہے مگر کپڑے کے ذریعے (الفتح الربانی) فکر نہ کرو' موت اللہ کے حکم سے
اپنے وقت پر آتی ہے---------- اللہ کے حکم بجالاتے ہوئے روزے رکھتے
جاؤ' اللہ تمہارے رزق کو اپنی برکتوں سے وسیع فرمادے گا----------
روزہ تو اپنی جگہ بے پناہ فضیلت کا حامل ہے۔ محض بھوک بھی بڑی افضل شے
ہے---------- بڑے شرف و کمال والے ہیں اللہ کے وہ بندے جنہیں اللہ
اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کھانے پینے کی بھی ہوش نہیں رہنے
دیتی۔
حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ایک بھوکے
پیٹ والا ستر عابدوں سے اللہ کو بہت پیارا ہے---------- روزے کے امتحان
سے جب مسلمان سرخرو ہو کر نکلتا ہے تو اس کے اخلاق و عادات ایک متاثر کن
بارش رنگ و نور سے دھل جاتے ہیں---------- اس کی سیرت کا حسن و
جمال نکھر جاتا ہے---------- حسن ظاہر و باطن کمال کو پہنچتا ہے اور اس کا
ایمان بلند سے بلند تر درجوں میں ترقی پاتا چلا جاتا ہے تاہم یہ ارتقاء اپنی اپنی
ہمت اور بساط کے مطابق نصیب ہوتا ہے---------- کئی سعید انسان ایسے
بھی ہیں---------- جو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس حدیث
جمال کا مصداق بن جاتے ہیں---------- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا---------

"اپنے شکم بھوکے رکھو، جگر پیاسے اور جسم لاغر شاید تم اسی دنیا میں دل کی آنکھوں سے اپنے رب کے جمال کا مشاہدہ کرلو"۔ (کشف المحجوب)

اے میرے دوست!

---------- اب کہو یہ کامیابی کیسی ہے ---------- اس کے مقابل دنیا کے کون سے امتحان کی کامیابی لاؤ گے ----------

وہ امتحان جو محض تمہاری دنیاوی تعلیم میں ایک درجہ اضافہ کریں ان کے لئے تم رات دن ایک کر کے تیاری کرتے ہو ---------- اور ایسا امتحان جو تمہیں تمہارے خالق و مالک اور معبود و مسجود کے دیدار سے مشرف کر سکتا ہے، اس سے دور بھاگتے ہو ---------- اگر دین و دنیا کے ہر امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہو تو روزے کو اپنے اوپر لازم کرلو ----------

فلسفۂ مصائب

میرے بھائی!

تم یہ کہتے ہو کہ جون کی شدید گرمی میں بھوک اور پیاس برداشت نہیں ہوتی کبھی یہ سوچتے ہو کہ ہمارے دین نے ہمیں تکلیف میں ڈالا ہے ---------- میرے بھائی! ہر دکھ اور ہر تکلیف میں تیری بھلائی پوشیدہ ہوتی ہے ---------- مصیبتیں ہی مسرتوں اور شادکامیوں کا سامان ہوتی ہیں ---------- ذرا غور کرو! لکڑی کشتی بننے تک کتنے زخم اور دکھ سہتی ہے تب جا کر خود تیرتی ہے دوسروں کو تیراتی ہے ---------- زمین کا سینہ کسان ہل سے چیرتا ہے تو اس کی گود بھی اناج سے ہری بھری ہوتی ہے ---------- لوہا اگر آگ میں جلتا ہے تو مختلف آلات کا روپ دھارتا ہے ---------- بیج مٹی میں دفن ہو کر سختیاں برداشت کرتا ہے تو پودا، تنا، پتے، پھول اور پھل حاصل کرتا ہے ----------

غرض اس کارخانہ ہستی کا کون سا کام ہے، کون سا فائدہ ہے جو بغیر کسی محنت اور تکلیف کے حاصل ہوتا ہے ---------- میرے دوست! اپنے نفس کے سخت لوہے کو روزے کی آگ میں ڈال دے یہ ایسی تلوار بن جائے گا جو ہر برائی کو قطع

کر کے رکھ دے گی---------- اپنی روح کو رمضان کی زرخیز زمین میں دفن ہونے دے' پھر دیکھنا حب خدا' عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نیکی' بھلائی اور فوز و فلاح کے کیسے کیسے گلزار مہکتے ہیں---------- ان چند دنوں میں بھوک و پیاس برداشت کر لے کل جنت کے میوے اور کوثر کا پانی تجھے فرحت بخشیں گے---------- آج کی گرمی سہار لو' کل جہنم کی آگ سے بچ جاؤ گے۔

انسان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اس کے بدلے مصیبت ٹلتی ہے' گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ (مفہوم حدیث)

عقل و خرد کا نور اور جمال فاقہ مستی

اے دن رات عقل و خرد کی برتری کے گیت گانے والے!

کاش تو عقل ہی سے راہنمائی حاصل کر لیتا۔ تم نے بازار کائنات میں اس عقل کی کرشمہ کاریاں دیکھی ہوں گی جس کاروبار میں ایک انسان نفع کماتا ہے' دوسرا بھی اس میں ہاتھ ڈال لیتا ہے---------- جن ذرائع سے ایک قوم سربلند ہوتی ہے' دوسری بھی انہی کو اختیار کرتی ہے---------- امریکہ خلاء میں جائے' روس پیچھے نہیں رہتا---------- حیات انسانی کو سہولتیں پہنچانے کے لئے جاپان نے کیسی کیسی مشینری ایجاد کی ہے اور دوسری قومیں کس طرح سے نئی ایجاد کو قبول کرتی چلی گئی ہیں---------- کہنا یہ چاہتا ہوں کہ دنیا کے فائدے کے لئے بھی عقل انسانی دوسرے انسانوں کی کامیابی کو مشعل راہ بناتی ہے ---------- اس سے ذرا ہٹ کر اپنے معاشرے میں روزمرہ کے معمولات کا جائزہ لو جس کام کو چار معتبر آدمی کرنے لگتے ہیں وہی سوسائٹی کا طرہ امتیاز بن جاتا ہے---------- بااختیار لوگ جس کام میں شریک ہوں' وہ کام عام لوگوں کی نظر میں باوقار ہو جاتا ہے---------- اور اپنی قوم تو اس کام میں اس قدر تیز ہے کہ نفع دیکھتی ہے نہ نقصان---------- معززین شہر کا دماغ چل جائے تو یہ ان کی حماقتوں کی بھی پیروی کرتی چلی جاتی ہے---------- پچھلے سالوں ایک

حکمران نے سر کے بال اور قلمیں کیا بڑھائیں کہ پوری قوم اس کی بہروپیت کی لپیٹ میں آگئی---------- بڑے بوڑھوں نے بھی گدی پر سفید بال بڑھائے اور سفید قلمیں تھیں کہ مارے ندامت کے کانوں سے نیچے جھکی جھکی پڑتی تھیں۔

اے میری قوم کے عقلمند نوجوان!

اگر تیرا اصول یہی ہے کہ جس کام کو معزز یا کامیاب بااختیار لوگ کریں وہ کیا جائے تو آ تجھے میں ایسی ایسی نورانی ہستیوں سے متعارف کراتا ہوں جنھوں نے ساری ساری عمر دن کے روزوں کی مشقت اور راتوں کی بیداریاں برداشت کیں---------- یہ دیکھ ان کی پیشانیاں ایسی تاباں ہیں کہ تاریکیاں آج تک دور بھاگتی ہیں----------

جھنگ کے باہو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

پاکپتن کے بابا فرید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

کلیر کے صابر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

دہلی کے محبوب الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اجمیر کے خواجہ خواجگان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

سرہند کے مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

لاہور کے داتا ہجویری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

بغداد کے جنید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اور سید الاولیاء غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھو----------

یہ سب حب خدا میں غرق بوریا نشین فاقہ مست تھے---------- مگر خاک نشین ایسے کہ وقت کے تخت نشیں ان کے تلووں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ اور تاج کی زینت بناتے تھے۔

یہ ظاہرا حکومت و اختیار سے دور بے اختیار تھے مگر قدرت و اختیار ایسا کہ بادشاہ کو پیغام بھیجتے تھے کہ اگر شام سے پہلے پہلے تم نے اپنے فلاں مجرم درباری کو سزا نہ دی تو تمہاری جگہ کوئی دوسرا بادشاہ مقرر کر دیں گے ---------- یہ انہی کا

مقام تھا کہ بادشاہ ملنے کی خواہش ظاہر کرے تو جلال میں آکر فرمائیں کہ دنیا کے کتوں کے لئے ہمارے پاس کوئی جگہ نہیں----------

جی ہاں! یہ وہ مقدس ہستیاں تھیں کہ عوام سے لے کر خواص تک سب ان کے کفش بردار' دنیا ان کے گھر کی کنیز اور دولت ان کی لونڈی تھی---------

مٹی کا ڈھیلا اٹھا کر پھینکیں تو سارے ڈھیلے سونا بن جائیں-------- اتنے اختیار و عز و افتخار ہوتے ہوئے بھی یہ فاقہ مست لوگ تھے-------- نہ صرف رمضان کے روزے رکھتے تھے بلکہ ساری زندگی ہی بھوکوں گزرتی تھی۔

اور دیکھنا چاہو تو رومی' جامی' رازی' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' امام مالک اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھو---------

کیا ان کے تقویٰ اور علم و کمال سے انکار کرسکتے ہو--------- یہ سب علم کے جگمگاتے مینار ہیں۔ ان سے پوچھو' سب گواہی دیں گے' ہم نے فاقہ کشی میں ایسا جمال دیکھا کہ کہیں اور نہ ملا۔

اور آگے چلو---------- ادب و احترام سے دیکھو-------- یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت ہے --------- ان کی فاقہ مستی کے تو طور ہی نرالے ہیں-------- جب حسن یار کے جلوے نگاہوں کے سامنے ہوں تو پھر پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی زندگی ہنستی مسکراتی نظر آتی ہے-------- جمال یار نگاہوں میں بس جائے تو پیٹ پر پتھر باندھے یہ مقدس و مطہر زندگی بھی اس محبوب کے قدموں پر نچھاور کرنا آسان ہوجاتا ہے--------- ذرا بدر کے تپتے ہوئے میدان کی طرف دیکھو--------- آسمان سے موسم گرما کا سورج آگ برساتا ہے' ریت کڑاہی کی طرح تپتی ہے--------- ۳۱۳ مجاہد بے سروسامان ہیں-------- مقابلے میں کفار کا ایک ہزار کا لشکر کیل کانٹے سے لیس ہے-------- کیا اس شدید گرمی کے وقت شدید آزمائش اور مصیبت کے وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں نے روزے چھوڑے؟ نہیں! انہوں نے روزے رکھ کر ایسی جنگ لڑی کہ تا ابد کفر کو سرنگوں کردیا-------- عقل

والے ہو تو انہی کی کامیاب اور روشن زندگیوں کو سامنے رکھو' روزے ترک نہ کرو۔

اور دیکھنا چاہو--------- تو آدم علیہ السلام سے عیسی علیہ السلام تک انبیاء کرام علیہم السلام کے نورانی وجود دیکھو--------- سب کی زندگی اطاعت خدا کا سبق دے رہی ہے--------- عقل کے پجاریو! کیا ان نفوس قدسیہ سے بڑھ کر کوئی کامیاب ہو گا کہ جس کی تم پیروی کرو گے--------- اور پھر ان سب کے سردار' مومنوں کے سینوں کی بہار مسلمانوں کے آنکھوں کے نور' سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ورق ورق دیکھو--------- اگر غلاموں کے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہوا ہے تو آقا نے تین پتھر باندھے ہوئے ہیں---------

ان کی ساری زندگی ایسی گزری کہ ہر دوسرے دن گھر میں آگ نہیں جلی--------- جب وہ کائنات کے تمام عقلمندوں کے سردار ہو کر دونوں جہانوں کے تاجدار ہو کر' خالق کائنات کے محبوب ہو کر بھی روزے کی مشقت برداشت کرتے ہیں تو اے عقلمند انسان! تیری عقل کو کیا ہو گیا کہ روزے ترک کرنے میں بہتری سمجھتا ہے--------- عقل و خرد کی سلامتی یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے روزے رکھو ورنہ یہ بے لگام عقل تمہیں جہنم کے گڑھوں میں پہنچا کر دم لے گی۔

دو ٹوک بات

اے میرے مسلمان بھائی!

مجھے بتا تو مسلمان کیوں ہے--------- تو مومن ہے تو ایمان کی حلاوت سے ناآشنا کیوں ہے--------- ایمان کی لذت سے تو وہی لطف اندوز ہوتا ہے جو اللہ کے رب ہونے' اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو جاتا ہے۔ (الحدیث)

کیا تو راضی ہے؟--------- اگر تو اللہ کو اپنا رب مانتا ہے' لاشریک معبود

تسلیم کرتا ہے تو سن تیرے رب کا فرمان ہے---------- ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا (وہ قرآن) جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور واضح دلائل ہیں ان کتب سے جو ہدایت میں اور حق و باطل میں فرق کرنے والی ہیں --------- پس جو شخص یہ (مقدس) مہینہ پائے اس پر لازم ہے کہ روزہ رکھے ------- البتہ بیمار اور مسافر کی آسانی کے لئے رحیم و کریم رب نے فرمایا

--------- اور جو شخص بیمار ہو یا مسافر ہو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرلے۔

اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ آسانی منظور ہے اور تمہارے ساتھ دشواری منظور نہیں ہے۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے---------- کہ تو اللہ کو اپنا معبود تسلیم کرے اور اس کے حکم کو ٹھکرا دے جب روزہ تیرے رب کے حکم سے ہے تو تو اسے کیونکر چھوڑ سکتا ہے---------

اگر تو اسلام کے دین ہونے پر راضی ہے تو تجھے جاننا چاہئے کہ روزہ اسلام کا بنیادی رکن ہے-------- اس کے بغیر تمہارے اسلام کی عمارت مکمل نہیں رہ سکتی-------- اور پھر اگر تم سیدنا و مولانا محمد علیہ والصلاۃ والسلام کے نبی ہونے پر راضی ہو تو پھر رمضان کے روزے ان کا حکم بھی ہے اور ان کا معمول بھی---------- کیا تو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کو چھوڑ کر ان کا امتی رہ سکتا ہے------ دو باتوں میں سے ایک ہی بات ہوسکتی ہے یا تو روزہ رکھ کر سید الانبیاء کے امتی' اللہ کے مطیع بندے اور دین اسلام پر یقین رکھنے والے مومن بن جاؤ اور یا روزہ نہ رکھ کر اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نافرمان' اللہ کے باغی اور اسلام کے منکر کہلاؤ-------

حرف حرف روشنی

اے میرے مسلمان بھائی!

میں تجھ سے واقف نہیں---------- تو مجھے نہیں جانتا---------- نہ تیری جائداد سے مجھے کچھ فائدے کی تمنا ہے اور نہ تو مجھ سے کسی دنیاوی فائدے کی امید رکھتا ہے---------- ہاں---------- مگر ایک دین کا رشتہ ضرور ہے---------- میری یہ ساری گفتگو اور قلمکاری اس لئے ہے کہ میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند کرو"----------

میرے بھائی!

مجھے دوزخ کی آگ سے بہت خوف آتا ہے---------- میں تو اپنی ناتواں ہڈیوں کو جہنم کی آگ میں چٹختا ہوا برداشت نہیں کرسکتا---------- میں تیرے لئے بھی دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہوں کہ آگ تو آگ، جہنم کی گرم ہوا بھی تجھ کو نہ چھو سکے---------- میں نے اپنی سی کوشش کی ہے---------- بڑے اخلاص سے دعوت دی ہے---------- کاش میں تجھے روزہ رکھنے پر مائل کرسکتا---------- مری بات سنو نہ سنو، آؤ میں تمہیں تمہارے خالق و مالک کا فرمان سناتا ہوں۔

اے ایمان والو!

تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے ان پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔ چند دنوں کا پھر تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرے اور جو طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں۔ ایک مسکین کا کھانا پھر جو زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

ماہ رمضان جس میں قرآن اتارا گیا لوگوں کی ہدایت کو اور ہدایت اور حق و باطل میں جدائی بیان کرنے کے لئے تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو اس کا روزہ رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے سختی کا ارادہ نہیں فرماتا اور تمہیں چاہئے کہ گنتی پوری کرو۔ اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور اس امید پر کہ

اس کے شکر گزار ہو جاؤ اور اے محبوب جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں۔ دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارے تو انہیں چاہئے کہ میری بات قبول کرلیں اور مجھ پر ایمان لائیں اس امید پر کہ راہ پائیں"۔

لفظ لفظ سچائیاں

کسی فلسفی کے افکار محض فلسفہ ہوسکتے ہیں، کسی مفکر کے خیالات ایک مفروضہ یا نظریہ ہوسکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ کسی سائنسدان اور دانشور کی بات کل سچ تھی تو آج جھوٹ ثابت ہو سکتی ہے لیکن اے میرے مسلمان بھائی! تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان قدس میں شک کی قطعی گنجائش نہیں۔۔۔۔۔۔ اس لئے کہ وہ تو ایسے مخبر صادق ہیں جن کی صداقت کی گواہی ان کے جان کے دشمن بھی دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔ تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت عالم ہیں۔۔۔۔۔۔ اور تجھے پتہ ہے رحمت تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ وہ فائدہ بخش، نفع رساں اور باعث تسکین جاں ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ اس لئے نبی رحمت کا ہر حکم تیری بھلائی ہی کے لئے ہے۔۔۔۔۔۔ جس بات کا وہ حکم دیں اس پر عمل ہی میں تمہاری بہتری ہے اور جس بات سے روک دیں اس پر عمل میں تمہارا نقصان ہی نقصان ہے۔۔۔۔۔۔

رمضان المبارک میں روزے نہ رکھنے والے اپنی جان اور ایمان کے خود دشمن ہیں۔۔۔۔۔۔ جبریل امین علیہ السلام نے دعا کی کہ جو شخص اپنی زندگی میں رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی رحمتوں سے مستفیض ہو کر اپنی مغفرت نہ کرا سکے وہ ہلاک ہو جائے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین فرمایا۔ اے بے عمل مسلمان! ذرا غور کر جبریل امین کی دعا، مصطفے علیہ التحیۃ والثناء کی آمین کے بعد تو بھلا عذاب الٰہی سے کیسے بچ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

رمضان المبارک کی عظمتوں سے آگاہی چاہتا ہے تو آ۔۔۔۔۔۔ اپنے رحیم و کریم آقا کے ارشادات گرامی سن! اور اگر تجھے ان پر عمل کی توفیق بھی نصیب

ہوگئی تو تیرے دونوں جہاں روشن ہو جائیں گے---

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کا چاند دیکھ کر خطبہ ارشاد فرمایا--------

لوگو! تم پر ایک فضیلت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے۔ اس کی ایک رات (لیلتہ القدر) ایسی ہے جو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے------- اللہ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے اور قیام لیل کو ثواب ٹھرایا-------- جس نے رمضان میں ایک نیکی کی گویا دوسرے دنوں میں اس نے ایک فرض ادا کیا------- اور جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا گویا اس نے دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے-------- یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے------- یہ غمخواری کا مہینہ ہے-------- اس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے--------- جس نے رمضان میں کسی کا روزہ افطار کرایا' اس کے لئے روزہ گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے رہائی کا ذریعہ ہوگا----------- اور روزہ دار کے ثواب میں کمی کے بغیر اس کو روزہ دار کی مانند ثواب ملے گا-------- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا----------

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم سب اس قابل نہیں کہ کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائیں-------- رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس کو بھی دے گا جو روزہ دار کو ایک کھجور کھلا دے یا ایک پانی کا گھونٹ پلا دے--------- اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے پانی پلائے گا کہ جنت میں داخلے تک پھر پیاس نہ لگے گی--------- اور یہ وہ مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ رحمت' دوسرا مغفرت اور تیسرا دوزخ سے نجات ہے---------- جس نے رمضان المبارک میں اپنے غلام سے ہلکی خدمت لی اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور دوزخ سے آزاد کر دے گا--------- (بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان کی جب پہلی رات ہوتی ہے تو رضوان (داروغہ جنت) سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امت محمدیہ کے لئے جنت سجا دو اور اس کے دروازے بند نہ کرو جب تک یہ مہینہ ختم نہ ہوجائے پھر مالک (داروغہ جہنم) کو خطاب فرماتا ہے اے مالک! امت محمدیہ کے روزہ داروں کی طرف سے جہنم کے دروازے بند کردو اور جب تک یہ مہینہ ختم نہ ہو انہیں نہ کھولو۔ پھر جبریل کو حکم دیتا ہے کہ زمین پر اترو اور سرکش شیاطین کو جکڑ کر باندھ دو' تاکہ وہ امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزہ داروں کے روزوں میں خلل نہ ڈال سکیں--------

ایک حدیث شریف میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام ماہ رمضان اللہ تعالیٰ ندا فرماتا ہے' اے میرے بندو اور میری بندیو! تم کو بشارت ہو' صبر کرو اور میرے احکام کی پابندی کرو' میں عنقریب تمہاری مشقتیں دور کردوں گا اور تم میری رحمت اور کرامت کو پہنچ جاؤ گے--------

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ہر آسمان پر ایک ندا دینے والا فرشتہ پکارتا ہے کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ اس کی توبہ قبول کی جائے--------کوئی مانگنے والا ہے؟ جس کی دعا قبول کی جائے' کوئی مظلوم ہے؟ جس کی داد رسی کی جائے--------کوئی مغفرت کا طالب ہے؟ جس کی مغفرت کردی جائے --------کوئی سائل ہے؟ جس کے سوال کو پورا کردیا جائے--------

جناب رسالتماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تک میری امت ماہ رمضان کی حرمت باقی رکھے گی' رسوا نہیں ہوگی-------- ایک شخص نے عرض کیا' یا رسول اللہ رسوائی کیسی؟ فرمایا کہ رمضان میں جس نے حرام کا ارتکاب کیا' کوئی گناہ کیا' شراب پی یا زنا کیا' اس کا رمضان کا (کوئی روزہ) قبول نہیں ہوگا-------- اور آئندہ سال تک اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہوگی اور اگر وہ اس عرصہ میں مرگیا تو اس کی کوئی نیکی کی صورت میں قبول نہ ہوگی۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ------- میری امت کو شہر رمضان میں پانچ باتیں عطا کی گئیں جو پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں۔

۱۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۔ فرشتے ان کے لئے مغفرت و بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ روزہ افطار کریں۔

۳۔ متکبر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو آراستہ فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے بندوں سے تکلیف و کمزوریاں دور ہو جائیں۔

۵۔ آخری رات میں انہیں بخش دیا جاتا ہے۔

اقوال بزرگان دین

بات بات مستند

دنیا در حقیقت ایک دن سے زیادہ نہیں اور ایک دن کا روزہ کیا دشوار ہے
(حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ)

دنیا سے روزہ رکھ اور موت سے افطار کر (مکتوبات)

روزہ نصف طریقت ہے (حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ)

ہر طاعت کی جزا معین اور جزاء روزہ نعمت دیدار ہے (حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ)

عرفان فاقہ مستی

سلام ہو ان نوجوانوں کے شباب پر جو ہر گناہ سے بیزار ہو گئے------

سلام ہو ان نوجوانوں کی ہمت پر جنہوں نے بدی کے ماحول سے بغاوت کردی-----

سلاہ ہو ان نوجوانوں کے شوق پر جنہوں نے شیطان کو لتاڑتے ہوئے نیکی کا پرچم بلند کردیا-------

سلام ہو ان نوجوانوں کی سچی سوچوں پر جو انہیں توبہ کے دروازے تک لے آئیں -------

سلام ہو ان نوجوانوں کی اشکبار آنکھوں پر جو اپنے گناہوں پر ندامت سے بہنے لگیں------

سلام ہو ان نوجوانوں کے قلوب پر جو خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں سرمست و سرشار ہو گئے-------

سلام ہو ان نوجوانوں پر جنہوں نے موسم گرما کی شدید گرمی میں رمضان کے روزے رکھ لئے-----

اے میرے نوجوان دوست!

جب تو نے اپنے معبود اور محبوب کا حکم مان کر روزے رکھ لئے ہیں تو یہ بھی جان لے کہ صوم کی حقیقت کیا ہے۔

روزہ وہ عبادت ہے جسے اسلام کے پانچ ارکان (کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ) میں شمار کیا جاتا ہے جس طرح کوئی عمارت چار دیواروں اور چھت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی، ایسے ہی اسلام کی عمارت ان پانچ ارکان کے بغیر مکمل نہیں رہ سکتی------- جو آدمی روزہ چھوڑ دیتا ہے گویا وہ اپنے دین کی عمارت خود توڑ دیتا ہے-----

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا------ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بن

جاؤ------

"یاایھاالذین امنو" کے الفاظ میں جو دلکشی اور دلفریبی ہے اس کو عربی لغت سے واقف لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں------- حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ خطاب سنو تو ہمہ تن گوش ہو جایا کرو کہ تمہارا خالق و مالک تم سے خطاب کر رہا ہے------- حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "یہ ارشاد سن کر دو باتوں کے لئے تیار ہو جایا کرو' یا تو اللہ تمہیں کسی کام کے کرنے کا حکم دے گا اور یا کسی کام سے منع کرے گا------ حضور غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے مندرجہ ذیل بالا قول نقل کیا ہے' خود فرماتے ہیں کہ "یا" حرف ندا ہے " ایھا" حرف تنبیہہ ہے اور "الذی" اس پرانے تعلق کی علامت ہے جو پکارنے والا مخاطب سے رکھتا ہے--------- یوں سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ان پرانے واقف راز لوگوں کو مخاطب کر رہا ہے------ جنہوں نے روز ازل ہی بلیٰ کہہ کر اس کے رب ہونے کا اقرار کرلیا تھا------- مطلب یہ کہ جب وہاں اقرار تھا اس کی ربوبیت کا تو یہاں انکار کیسے ہوگا اس کی اطاعت سے------ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا کہ "یا" کا لفظ پیار کے لئے بھی بولا جاتا ہے- پھر معنی یہ ہوگا کہ رب نے جب مسلمانوں پر روزے کی مشقت فرض کرنا چاہی تو بڑے پیار سے ارشاد فرمایا "اے میرے ایماندار بندو! یا اے اپنے دلوں میں میری یاد بسانے والو!

یا اے مجھ سے محبت و عشق کا تعلق رکھنے والے دیوانو! گھبرانا نہیں، گھبرانا نہیں!

تم اگر مجھ پر ایمان رکھتے ہو' مجھ سے محبت کرتے ہو تو میں ہی وہ رحیم' کریم اور علیم و حکیم ذات ہوں جو تم پر روزے فرض کررہا ہوں------- اس طرح ایمان والوں پر روزے کی گرانی کو مزید کم کرنے کے لئے فرمایا کہ تمہیں گمان نہ ہو کہ تم تنہا اس مشقت میں ڈالے گئے- نہیں بلکہ "کما کتب علی الذین من قبلکم" جس طرح تم سے پہلوں پر روزے فرض تھے اسی طرح تم پر روزے فرض ہوئے ہیں------- پھر اس ذی شعور مخلوق کی عقل کی تسلی کے لئے فرمایا کہ

روزے کا مجاہدہ بے مقصد نہیں بلکہ وہ اس لئے ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ اور جب تم متقی بن گئے تو میری محبت کی خلعت فاخرہ سے نوازے جاؤ گے--------ان اللہ یحب المتقین۔" بے شک اللہ متقین سے محبت کرتا ہے"۔

آداب فاقہ مستی

اب ذرا صیام کا جائزہ لو' یہ صوم کی جمع ہے اور اس کا مادہ اشتقاق -------- صام ہے-------- صام کے معانی رکنے کے ہیں---------- جیسے سورج مشرق سے طلوع ہو کر منزلیں طے کرتا ہوا نصف النہار پر آکر رکا ہوا معلوم ہوتا ہے تو کہتے ہیں صیام النہار----------- جب تیز ہوا کا بگولہ چکر لگاتے لگاتے رک جاتا ہے تو کہتے ہیں صامت الریح-------- جب بھاگتا ہوا گھوڑا رک جاتا ہے تو کہتے ہیں صام الخیل------- ان مفاہیم کو روزے پر منطبق کریں تو مطلب یہ ہوتا ہے--------- جب انسان کی نفسانی خواہشات کے تند و تیز بگولے خدا کے خوف سے رک جائیں تو یہ روزہ ہے-------- یا یوں کہو کہ انسان کے نفس کا گھوڑا بدی کی راہوں پر سرپٹ دوڑتا دوڑتا رمضان کے مہینے کی برکت سے رک جائے تو یہ روزہ ہے۔

اسی لئے اسلامی اصطلاح میں روزہ کی تعریف ایسی عبادت ہے جس میں انسان صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رک جاتا ہے---------

میرے بھائی!

اگر خدا نے تجھے روزہ رکھنے کی توفیق دی ہے تو اس کے آداب و شرائط کی بھی خوب حفاظت کیا کر--------- حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا (نسائی' ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بات اور اس کے مطابق عمل کو نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھڑانے کی کوئی حاجت نہیں ہے (صحیح بخاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ اور احتساب کے ساتھ یعنی روزے کے حقوق سمجھے اور منہیات سے اپنی حفاظت کرے تو اللہ اس کے تمام سابقہ گناہ معاف فرما دے گا۔ اس لئے یہ سمجھ لینا کہ محض کھانے پینے سے رک جانا ہی روزہ ہے، صحیح نہیں۔ امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے "احیا العلوم" میں ایک حدیث کے حوالے سے لکھا ہے کہ پانچ چیزیں ہیں جو روزے کو فاسد کردیتی ہیں (۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) چغل خوری (۴) جھوٹی قسم (۵) شہوت کے ساتھ نظر۔۔۔۔۔

حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے جب تم روزہ رکھو تو اپنے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور جسم کے ہر عضو کا روزہ رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں، انہیں کچھ فائدہ نہیں دیتا روزہ سوائے اس کے کہ وہ بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں۔

میرے نوجوان ساتھی!

حیران ہونے کی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واقعی جب تک روزے کے سارے آداب کا خیال نہ رکھا جائے تم اس کے روحانی اثرات و فیوضات سے محظوظ نہیں ہوسکتے اب چاہو تو میں تفصیل سے سمجھا دیتا ہوں جسم کا ہر عضو روزہ کیسے رکھتا ہے۔۔۔۔۔

کان کا روزہ

کان اللہ تعالیٰ نے سننے کے لئے دیئے ہیں اور ان کا حسن سماعت یا کمال حسن یہ ہے کہ اپنے خالق کی عظمت و جلال کے سرمدی نغمے ہی سنتے رہیں۔۔۔۔۔۔۔

جو بھی بات ان کانوں سے روح میں اترے وہ یا تو اللہ تعالیٰ عز و جل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات ہو یا اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لے جانے والی بات ہو اور یا ان کے دشمنوں سے موڑ دینے والی بات

ہو------- کان کا روزہ یہ ہے کہ ہر وہ بات جو تیرے مولا کی ناراضگی کا سبب ہو تیرے کانوں میں نہ پڑے------- تیرے کانوں کو بری اور فحش باتوں کے سننے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ یہ سماعت تجھے گناہ کی طرف مائل کردے گی--------- اور یوں روزے کا مقصد فوت ہوجائے گا---------

کانوں کا روزہ یہ ہے کہ تیرے کان کسی کی برائی اور غیبت نہ سنیں------- فحش اور جنسی ہیجان پیدا کرنے والے گانے نہ سنیں--------- گناہ اور معصیت کی مجلسوں کی روداد نہ سنیں------ فضول لطیفے اور بے مقصد چٹکلے نہ سنیں-----

آنکھ کا روزہ

آنکھ جیسی عظیم نعمت خدا نے تمہیں اس لئے دی ہے کہ کتاب کائنات کے ورق ورق پر اس خالق کے نقوش کا مشاہدہ کر کے اس پر ایمان لاؤ------- آنکھ کا مصرف یہی ہے کہ حسن یار کے جلوؤں میں محو رہے------ آنکھ اگر لمحہ بھر کے لئے بھی نظارہ جمال محبوب سے غافل ہوئی تو ماری جائے گی------ تعزیرات محبت کے تحت مجرم کہلائے گی------ محبوب کو چھوڑ کر غیر محبوب کو دیکھنا ہی بذات خود بہت بڑا جرم ہے چہ جائیکہ یہ خائب و خائن آنکھ محبوب کے دشمنوں پر ملتفت ہوجائے-------- جن نظاروں سے محبوب منع فرمادے' ان پر پڑے گی تو آنکھ خطاکار ٹھرے گی-------- آنکھ کا روزہ یہی ہے کہ جن کے دیکھنے سے رب منع فرمادے' بس رک جائے۔ نامحرم عورتوں اور بے ریش لڑکوں کو شہوت کی نظر سے دیکھنا سخت وبال ایمان ہے-------- بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک بری نظر چالیس دن کی نمازوں کی لذت چھین لیتی ہے ------ حضور خواجہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے من ملاعینہ من الحرام ملا اللہ تعالی عینہ من النار یوم القیامہ جس نے

حرام سے اپنی آنکھیں بھریں خدا قیامت کے دن اس کی آنکھیں آگ سے بھر دے گا۔

اے میری ملت کے نوجوان!

خدا کے غضب سے ڈر! باز آ ان بری حرکتوں سے اپنی نگاہوں کو بد نظری سے روک لے۔۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ قیامت کے دن تجھے کوئی پناہ نہ مل سکے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے ساتھی!

روزہ تو تیری سیرت میں حسن پیدا کرنا چاہتا ہے' اگر روزہ رکھ کر بھی تو سڑکوں کے موڑوں' چوکوں' بس سٹاپوں اور زنانہ کالجوں کے گیسوں پر کھڑے ہو کر ذلیل حرکتیں کرتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنی آنکھوں کے لئے جہنم کی آگ خریدتا رہا تو پھر کب تو اس گناہ بے لذت کو چھوڑے گا۔

میرے دوست!

سچ بتاؤ تم برداشت کرو گے کہ تمہاری بہن بازار میں نکلے اور کسی اوباش نوجوان کی شہوت بھری نظر اس کے چہرے پر پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔ تم پسند کرو گے کہ تمہاری بہن پر کوئی آوازہ کسے۔۔۔۔۔۔۔۔ یقیناً تم پسند نہیں کرو گے۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر میرے دوست کچھ شرم کرو!

ہر عورت کسی کی ماں کسی کی بیٹی اور کسی کی بہن ہے۔

اے مسلمان بیبیو!

تم پر بھی لازم ہے کہ اپنے ستر کی حفاظت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ بے پردگی کی مرتکب ہو کر تم خود بھی گناہ کرتی ہو اور دوسروں کو بھی دعوت دیتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے چہروں پر پڑنے والی ہوس ناک نگاہیں تمہارے خیال میں نقصان نہیں دیتیں۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن ماہر نفسیات اور ماہرین روحانیات سے پوچھو۔۔۔۔۔۔۔ ہر ایک بد نظر کا اثر تمہارے جسم تک جا پہنچتا

ہے--------- تمہاری اولادوں کے بے حیاء' بے شرم' گستاخ ہونے میں ان بری نظروں کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے جو تمہارے بے پردہ چہرے پر پڑتی ہیں۔

اے قوم کے نوجوان بیٹو اور بیٹیو!

روزہ تمہیں حسن ظاہر و باطن عطا کرتا ہے--------- اپنی آنکھوں کو آوارہ کر کے اس حسن کو داغدار نہ کرو--------- روزہ رکھو تو نگاہوں کی بھی خوب حفاظت کرتے رہو۔

زبان کا روزہ

خدا نے تمہارے منہ میں زبان رکھ کر تمہیں قوت گویائی بخشی ہے' چاہو تو اسے اپنے معبود کی تسبیح و تہلیل کے لئے استعمال کرو' اس کے احکامات کی اشاعت کے لئے استعمال کرو---------- چاہو تو شیطان کے غلام بن کر خدا کی نافرمانی میں زبان دراز کرو۔ زبان انسان کے لئے فتنہ ہے--------- صبح ہوتی ہے تو سارے اعضاء زبان کے سامنے التجائیں کرتے ہیں' یہ دن خیریت سے گزارنا --------- باتیں تو کرے گی اور سزا ہمیں بھگتنا پڑے گی۔

زبان سے جتنی زیادہ گفتگو کی جائے اتنی ہی مصیبت ہے------ اسی لئے شائد عربوں نے مقولہ بنا رکھا ہے--------- "الصمت زین خاموشی زینت ہے--------- یا کہتے ہیں "جو خاموش رہا نجات پا گیا"---------

میرے بھائی! زبان سے ہر گھڑی پھوٹتے فتنوں سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ تو روزہ رکھے تو تیری زبان کا بھی روزہ ہو--------- اور زبان کا روزہ یہ ہے کہ تو کسی کی غیبت نہ کرے------- حدیث میں آتا ہے غیبت کرنے والا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے------- زبان کا روزہ یہ ہے کہ فحش کلامی اور گالی گلوچ سے باز آئے------- ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کے لئے بھی لایعنی باتیں منہ سے نہ نکالے------- جب تم گفتگو کرتے ہو تو زبان کے ساتھ ساتھ تمہارا دل و دماغ بھی مصروف ہوتا ہے--------- تمہارے بری گفتگو کے

دل و دماغ پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں--------- روزہ تو خدا کے لئے ہوتا ہے--------- خدا کی یاد میں محو اور ایسی اعلیٰ' برتر ہستی کے تصور میں غرق رہنے کا نام روزہ ہے
--------- جب تم لایعنی گفتگو کرتے ہو' غیبت کرتے ہو اور گناہوں کو مزے لے لے کر بیان کرتے ہو تو تمہارے خدا سے تمہارا تعلق کمزور ہوجاتا ہے --------- تمہارا روزے کا مراقبہ ٹوٹ جاتا ہے--------- اس لئے میرے بھائی روزے کے ثمرات سے صحیح معنوں میں محظوظ ہونا چاہو تو زبان پر بھی خوف خدا کا پہرہ بٹھا دو۔

پورے جسم کا روزہ

میرے بھائی!
ہر صنعت کا صانع اور ہر ایجاد کا موجد بہتر جانتا ہے کہ وہ کام کیسے کرے گی --------- مشین بنانے والا ہی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح یہ خراب ہوگی اور کس طرح اس کی خرابی دور ہوگی۔ کس طرح یہ ٹھیک ہوگی اور کون سے اصول اسے ٹھیک رکھیں گے--------- ہمارے جسم کی مشین کا خالق خداوند قدوس ہے --------- اب جسم اگر اس کے حکم کے مطابق چلتا ہے تو ٹھیک ورنہ خراب ہے۔ اس لئے جسم کے ہر عضو کا روزہ یہ ہے کہ اس سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جو منشاء رب کے خلاف ہو---------
میرے بھائی! تو نے کھانا پینا اور خواہش نفس کو چھوڑا تو یہ بھی روزہ ہے --------- لیکن صحیح اور مکمل روزہ یہ ہے کہ تیرے جوارح بھی صائم ہوجائیں --------- تیرے جسم کے کسی حصے سے بھی گناہ کا صدور نہ ہو--------- اور روزے کی حسین ترین اور اکمل ترین صورت یہ ہے کہ دل کے نہاں خانوں میں بھی گناہ کی بات کا خیال نہ گزرے--------- تیری سوچیں برائی کی طرف نہ جاسکیں --------- یقیناً ایسا ہی روزہ ہوگا جس کے لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جس نے ایمان

اور احتساب سے روزہ رکھا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

فیضان فاقہ مستی

دنیاداروں کی نظر میں روزہ محض فاقہ کشی ہے اور محبت والوں کی نگاہ میں روزہ ایک ایسی فاقہ مستی ہے جو محبوب کی یاد میں محو کر کے دنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

روزہ انوار و تجلیات کا ایسا منبع ہے، جس کی نور بار شعاعیں فرد سے لے کر قوم تک حیات انسانی کی روش روش کو بقعہ نور بنا دیتی ہیں ——— روزے کے فیضان سے جسم سے لے کر روح تک اور ظاہر سے باطن تک ہر شے چمک اٹھتی ہے ——— فیضان صوم کی جلوہ طرازیوں میں سے چند ایک پر ہی نظر کرو تمہارے قلب و روح کو روشنی مل جائے گی۔

معبود و محبوب سے تعلق میں پختگی

روزہ رکھ کر انسان جو پہلی قیمتی متاع حاصل کرتا ہے وہ اپنے معبود و مسجود اور اس معبود کے اور اپنے محبوب سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قلبی تعلق پختگی میں ہے ——— بندہ ماہ رمضان میں تیس روزے اس طرح رکھتا ہے کہ صبح سے شام تک کھانے پینے اور نفس کی خواہش کے پاس تک نہیں پھٹکتا ——— یہ صرف اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اس نے خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے روزہ رکھا ہوا ہے ——— موسم گرما کی تپتی ہوئی دوپہر میں وہ کسی پوشیدہ سے پوشیدہ مقام پر بھی پانی کو ہاتھ نہیں لگاتا ——— محض اس لئے کہ اپنے معبود کو ہر جگہ اپنے قریب پاتا ہے ——— وھو معکم این ما کنتم کا تصور اسے پھسلنے نہیں دیتا ——— کوئی برا کام وہ کرنے لگتا ہے تو اسے معبود کا حکم یاد آ جاتا ہے ——— بھوک اور پیاس تنگ کرتی ہے، نڈھال ہو جاتا ہے تو اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

صبح تھوڑی سی سحری کھا کر اپنے رب پر بھروسہ کرلیتا ہے کہ وہی شام تک اسے صبر دے گا۔ اور تکلیف سے بچائے گا-------- کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سحری نہ کھا سکے تو آٹھ پہر کا روزہ رکھ لیتا ہے۔ یہ بھی اس کے خدا کی ذات سے تعلق میں پختگی اور اسی پر توکل کی دلیل ہے-------- یوں سمجھ لو کہ روزہ ایمان باللہ توکل علی اللہ اور ایمان بالرسالت کو مضبوط کرتا ہے۔

دنیا پرستی کی موت

دنیا میں طرح طرح کے انسان ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو اللہ کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جو سرکش و نافرمان ہیں-------- بہت سارے ایسے ہیں۔ جن کی زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں-------- کچھ زندہ رہنے کے لئے کھاتے پیتے ہیں اور کچھ حیوان ہیں کہ کھانے پینے کے لئے جیتے ہیں-------- جب انسان کی زندگی کا مقصد کھانا پینا اور نفسانی بھوک مٹانا ہی رہ جاتا ہے تو حیوان بلکہ اس سے بھی بد تر مخلوق بن جاتا ہے(اولئک کالانعام بل هم اضل)

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو اس کے مقصد حیات کی طرف رہنمائی کرتا ہے-------- روزہ دار جب محسوس کرتا ہے کہ صبح و شام تک بھوکا پیاسا رہ کر بھی اس کے جسم میں کوئی کمی نہیں آئی-------- کوئی عضو کم نہیں ہوا -------- برائیوں اور منکرات کو چھوڑ کر بھی جب وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی شخصیت بکھری نہیں بلکہ نکھری ہے تو پھر دنیا کی ظاہری رعنائیوں اور دلفریبیوں سے اس کا جی اچاٹ ہو جاتا ہے-------- دنیا پرستی اور مادہ پرستی اپنی موت آپ مرجاتی ہے-------- یہ دنیا جو اس کے اور خالق کے درمیان حجاب بنی ہوئی تھی اس کو تار تار کر دیتا ہے وہ لمحہ بھر کے لئے بھی دنیا کی دلچسپیوں میں بلا مقصد مصروف ہونا نقصان دہ سمجھتا ہے-------- یہی وہ فکری موڑ ہے جو روزہ دار کو زاہد بنا کر دنیا میں رہتے ہوئے بھی خالق سے وابستہ کر دیتا ہے۔

ذوق عبادت کی نمو

جب روزہ انسان کو دنیا کی گناہ بھری لذتوں اور خرافات عیشات سے بے رغبت کرتا ہے تو پھر اس کی زندگی میں تنہائی پیدا ہو جاتی ہے--------- اس کی روح ہنگام ہم نفساں میں بھی تنہائی محسوس کرتی ہے---------- یہاں سے مشاہدہ معبود کی تڑپ شروع ہو جاتی ہے اور انسان عبادت کی راہوں پر نکل آتا ہے اور عبادت اس کی خلوتوں کو یاد معبود اور مشاہدہ محبوب سے جلوتوں میں بدل دیتی ہے------ پھر وہ خلوت میں جلوت اور جلوت میں خلوت کے مزے لیتا ہے

------ عام حالات میں عبادت انسانی نفس پر بہت بھاری ہے' لیکن روزہ رکھ کر جب نفس انسانی کمزور ہو جاتا ہے تو عبادت کا ذوق خود بخود فراواں ہو جاتا ہے-------- ویسے بھی عام مشاہدے کی بات ہے کہ زیادہ کھانا پینا جسم میں سستی اور کاہلی پیدا کرتا ہے جو عبادت کے لئے مضر ہے-------- زیادہ کھانے والا عبادت کیا کرے گا اس کا تو وضو بھی زیادہ دیر نہیں ٹھر سکتا

--------- روزے میں انسان چونکہ کم کھاتا ہے اس لئے سستی اس سے دور ہو جاتی ہے۔ جسم کی چستی اور نفس کی کمزوری اس کو عبادت کی لذت سے آشنا کر دیتی ہے---------- اور انسان تو لذتوں کا ویسے ہی دلدادہ ہے------ عبادت کی لذت پا کر پھر کسی طرف نہیں جا سکتا------

حصول احسان

حضرت جبریل علیہ السلام نے جب حضور معلم کائنات علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا کہ احسان کیا ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تو ایسے عبادت کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے' ایسے ممکن نہ ہو پھر ایسے عبادت کرے کہ جیسے خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔"---------- اسی احسان کو اصطلاحی زبان میں تصوف کہہ دیتے ہیں------ احسان اور تصوف ایمان اور اسلام کی روح ہے۔ جس نے بھی ایمان کی حقیقت کا جلوہ دیکھا ہے احسان ہی کے ذریعے دیکھا ہے------ لاکھوں اولیاء کرام کی تقدیس مآب زندگیاں گواہ ہیں کہ اہل

تصوف ہی نے اسلام کی ترویج و اشاعت کا کام کیا ہے--------- تصوف تزکیہ نفس کے ذریعہ انسانی سیرت مین حسن و کمال پیدا کرتا ہے اور اس کے لئے اسے تقوی' اخلاص' صبر اور شکر کے مرحلوں سے گزارتا ہے-------- آیئے اب دیکھیں کہ روزہ کس طرح انسان میں تقوی' اخلاص' صبر اور شکر کے جوہر پیدا کرتا ہے۔

تقوی

یہ لفظ "وقی" سے نکلا ہے اور اس کا معنی بچنا یا بچانا ہے۔ انسان گناہوں سے بچ کر اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کا سامان کرے تو متقی کہلاتا ہے-------- امام رازی رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے کہا فضائل کو اختیار کرنا اور رزائل سے پرہیز کرنا تقوئی ہے---------- کسی اور صاحب بصیرت نے کہا تقوی یہ ہے کہ جہاں تیرے خدا نے تجھے جانے کا حکم دیا وہاں تو غیر حاضر نہ ہو اور جہاں جانے سے اس نے منع کیا وہاں حاضر نہ ہو-------------

ایک بزرگ نے لکھا جس چیز سے نقصان کا خوف ہو اس سے پرہیز کرنا تقوی ہے-------- اب آؤ! دیکھو روزے کا نور کس خوبصورتی سے انسان کو تقوی کے حسن سے مزین کرتا ہے-------- روزہ رکھ کر روزہ دار نہ صرف فرض نمازیں پوری کرتا ہے بلکہ سنت اور زیادہ سے زیادہ نوافل کا اہتمام کرتا ہے۔ صدقہ و خیرات کرتا ہے' مسجدوں کو آراستہ کرتا ہے' غریبوں کی امداد کرتا ہے قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے' زیادہ ذکر و اذکار نہ کرے تو سحری و افطاری کے وقت ضرور دعائیں کر کے اپنے خدا کو یاد کرتا ہے۔

گویا یہ وہ فضائل ہیں جن کو روزہ دار اختیار کرتا ہے--------- دوسری طرف غیبت کرنا' گالی دینا' جھوٹ بولنا' فساد کرنا' بری نظر سے دیکھنا' غصہ کرنا اور ظلم کرنا یہ وہ رزائل ہیں جن کو روزہ دار چھوڑ دیتا ہے-------- تقوی کی تعریف کی رو سے روزہ انسان کو فضائل سے آراستہ کر کے اور رزائل سے بچا کر متقی بنا

اخلاص

خلوص ہی انسان کے اعمال کی قبولیت کا ذریعہ اور اس کے کردار کا شرف و افتخار ہے قرآن و حدیث مین ریاکاروں کے لئے سخت وعیدیں آئی ہیں--------
اخلاص یہ ہے کہ "ہر کام دنیاوی لالچ اور ذاتی اغراض سے بالاتر ہو کر محض خدا کی رضا کے لئے کیا جائے--------- جب انسان کے عمل میں خلوص کا حسن شامل ہو جاتا ہے تو پھر اس کا کردار اتنا مضبوط اور حسین ہو جاتا ہے کہ نہ وہ اپنی تعریف کرنے والوں کی تعریف سے بہکتا ہے اور نہ تنقید کرنے والوں کی تنقید سے تنگ ہوتا ہے وہ اپنے عمل کے حسن و قبح کو خدا کی رضا اور سنت مصطفے علیہ الصلاۃ والسلام سے وابستہ کردیتا ہے۔
تمام اسلامی عبادتوں میں سے روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کا ظاہرداری اور ریاکاری سے کچھ علاقہ نہیں------------ آپ لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھ سکتے ہیں، سخاوت کرسکتے ہیں، حج کرسکتے ہیں لیکن جب روزہ رکھیں گے تو آپ کے خدا کے سوا کسی کو یقینی خبر نہ ہوگی کہ آپ روزے سے ہیں یا نہیں ------- روزہ انسان کی باطنی کیفیت ہے۔ اس کا معاملہ خدا اور اس کے بندے اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہوجائے--------
اسی لئے روزے کی یہ فضیلت ہے کہ اللہ کریم نے خود فرمایا۔ **الصوم لی و انا اجزی بہ**(روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دیتا ہوں)۔

صبر

کٹھن سے کٹھن حالات میں مشکلات اور سختیاں جھیلتے ہوئے اپنے نصب العین کے حصول کے لئے مصروف تگ و تاز رہنا صبر ہے۔ روزہ بھوک پیاس اور شہوت سے رک جانے کی سختیوں سے گزار کر انسان کو ایک مسلمان کی زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے------- جو شخص خدا کی محبت اور اس کے خوف سے شدید پیاس اور شدید بھوک کے وقت کھاتا ہے نہ پیتا ہے، اسلام کے احکام پر

کاربند رہتا ہے اس سے پوری توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ کسی بھی مشکل گھڑی میں اسلام کے دامن کو نہیں چھوڑے گا۔

شکر

شکر بھی صوفیاء کا محبوب عمل ہے---------- وہ ہر حال میں اللہ تعالٰی کی نعمتوں پر شاکر رہتے ہیں---------- شکر یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر کی جائے اور ان کو ضائع نہ کیا جائے' ان کو رب کی منشا کے مطابق استعمال کیا جائے---------- انسان کی فطرت ہے کہ جو چیز اسے مشکل سے میسر آئے اس کی بہت قدر کرتا ہے---------- روزہ رکھ کر روزہ دار صبح سے شام تک روٹی پانی سے دور رہتا ہے---------- شام کو جب افطار کے وقت ٹھنڈا شربت اس کی رگوں کو سیراب کرتا ہے تو پھر اسے پانی جیسی نعمت کی قدر یاد آتی ہے۔ تب وہ شکر کرتا ہے کہ مولا تیرا شکر ہے' تو نے میری بھوک اور پیاس کے لئے کیسی کیسی نعمتیں پیدا کی ہیں---------- تیس دن تک روزانہ کا یہ عمل شکر کو اس کی فطرت میں شامل کر دیتا ہے اور یوں وہ اپنے خدا کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔

مندرجہ بالا سطور سے یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ روزہ انسان کو تقوی' اخلاص' صبر اور شکر کے ذریعے تصوف پر کاربند کر دیتا ہے---------- اور تصوف اسے اسلام کی حقیقی روح سے آشنا کرتا ہے۔ روزے کی اس انقلابی قوت کا اندازہ اولیاء کرام کی نورانی زندگیوں سے بھی ہوتا ہے جو نہ صرف رمضان کے روزے رکھتے ہیں بلکہ ہر مہینے نفلی روزوں کا اہتمام بھی کرتے رہتے ہیں---------- حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تو یہاں فرمایا کہ **"الصوم نصف الطریقہ"**---------- روزہ نصف طریقت ہے۔

جادۂ حسن و سرور پر استقامت

اسلام دین فطرت ہے اور فطرت حسین ہے۔ فطرت کی آواز بڑی پرسوز اور سرور

بخش ہے۔ اسی لئے میں اسلام کی راہ کو جادہ حسن و سرور کہتا ہوں-------
اور ویسے بھی جو راستہ انسان کے ظاہر کو حسن آشنا اور باطن کو سرور آگئیں کرے بلکہ خود اس کے وجود کو سراپا حسن و سرور بنائے اور اس کی اک اک ادا کو حسن انگیز، سرور بخش کردے، اسے جادہ سرور نہ کہوں تو اور کیا کہوں------- اور پھر روزے کے جمالیاتی اثرات ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روزہ دار کو اس حسین راستے پر گامزن کر دیتے ہیں۔

روزہ تقوی کے ذریعے بری راہوں سے روکتا ہے۔ صبر کے ذریعے انسان میں مشکلات برداشت کرنے کی ہمت پیدا کرتا ہے، شکر کے ذریعے خدا کی مزید نعمتوں اور نصرتوں کے حصول کی امید جوان کرتا ہے۔ اخلاص کی قوت سے جادہ مستقیم پر بڑھتے قدموں کو مضبوط کرتا ہے۔ اور پھر یہی روزہ معبود محبوب کی وارفتگی کے ذریعے روزہ دار کے اندر حصول منزل کا ایسا جنون بیدار کرتا ہے کہ وہ استقامت کے ساتھ امن و سلامتی کی راہوں پر چلنے لگ جاتا ہے۔

کسی روزہ دار کو دیکھو، صبح سے شام تک اطاعت خدا اور اطاعت مصطفے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دلدادہ نظر آتا ہے۔ گرمیوں کی مختصر راتوں میں تھوڑا سا آرام کرتا ہے------- سحری کے بعد مسجد میں آجاتا ہے------- نماز کے بعد تلاوت قرآن حکیم کرتا ہے۔ دن بھر کام کاج کرتا ہے مگر مجال ہے جو بھوک پیاس تھکاوٹ اور نیند اسے ظہر اور عصر کی نماز سے روک سکیں------- شام ہوئی، روزہ افطار کیا اور پھر فوراً نماز مغرب کے لئے مسجد آجاتا ہے
------- پھر تھوڑے وقفے کے بعد عشاء کی طویل نماز شروع ہو جاتی ہے------- زندگی کے یہی اطاعت شعار انداز ہیں جو رمضان کے بعد بھی انسان کو خدا کی اطاعت گزاری میں مدد دیتے ہیں------- رمضان میں جب وہ خدا کے حکم سے جائز اور حلال اشیاء سے ہاتھ روک لیتا ہے تو رمضان کے بعد ممنوعہ اور حرام اشیاء اور امور سے بچ جانا اس کے لئے محال نہیں رہتا۔ اس طرح روزے کی تربیت سے وہ قافلہ حسن و سرور کا پکا راہی بن جاتا ہے-------

کائنات حسن کا تحفظ

مسلمان چونکہ خود حسین ہے، حسن پسند اور حسن پرست ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اس لئے وہ ساری کائنات کو اسی زاویے سے دیکھتا ہے اور اہل کائنات کو اسی حسن کے جلووں کا متوالا بنانا چاہتا ہے جس کا وہ خود مشتاق و اسیر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
حسین مسلمان کی حسن پسند طبیعت اور حسن پرور فکر کا تقاضہ ہے کہ کسی قبیح شے کو حسن ازل سے منہ موڑ کر حسن کائنات میں خلل اندازی نہ کرنے دے۔۔۔۔۔۔۔۔
اب یہ قبیح یا بگاڑ شرک اور بدعت کی صورت میں ہو، گناہ اور بدی کی صورت میں ہو ظلم اور تعدی کی صورت میں ہو یا فسق اور فجور کی صورت میں ہو، مسلمان کے اندر کا حسن اور خطر کوش مزاج اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ اک اک بدی اور برائی کو تہس نہس کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کی اسی حسن نواز سعی و کاوش کا نام جہاد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ جہاد سے متعلق ظلم اور بے رحمی کا تصور مستشرقین کے خبث باطن کا نتیجہ ہے ورنہ جہاد تو کائنات میں امن و سکون عام کرنے کی سعی بلیغ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ ایسی معصوم اور حسین خواہش و کوشش کو جب کچھ بدی اور بد صورتی کے پرستار مٹانا چاہتے ہیں تو پھر مسلمان کی تلوار بے نیام ہو کر ان کا صفایا کر دیتی ہے۔
چونکہ اسلام کے امن و سلامت کے پیغام کی اشاعت اور اس کی حفاظت کے لئے مسلمان کو وقت کی طاغوتی طاقتوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اللہ کریم نے ماہ رمضان کی کیمپ لائف یا ریفریشر کورس ان کے لئے لازم کر دیا تا کہ وہ گرم سرد حالات کا مقابلہ کرنے کے اہل ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔ روزہ رکھ کر مسلمان کھانا چھوڑتا ہے، پانی چھوڑتا ہے اپنی بیوی سے خصوصی تعلقات معطل کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ سب تربیت ہے کہ دین حق کی حفاظت کے لئے اگر اسے غریب الوطن ہونا پڑے، یہ سب کچھ چھوڑنا پڑے تو وہ ہر مشکل خندہ پیشانی سے برداشت کر سکے۔

اس کے علاوہ انسان کے اپنے وجود میں جو کائنات پوشیدہ ہے- وہ بھی بڑی حسین ہے احسن تقویم کی صناعیاں بڑی نظر افروز ہیں- نفس امارہ اور شیطان لعین اپنی حیلہ سازیوں سے اس حسن کو بھی مسخ کرنا چاہتے ہیں- روزہ ان دونوں کی سرکوبی کر کے دراصل وجود انسانی کی حسین کائنات کو تباہی کا شکار ہونے سے بچا لیتا ہے---

شائستگی اخلاق

روزہ رکھ کر اگر اس کے آداب و شرائط کی پوری پابندی کی جائے تو یہ انسان کے اخلاق میں شائستگی اور سیرت میں پختگی پیدا کرتا ہے- کوئی روزہ دار اگر صحیح معنوں میں روزہ دار ہو تو نہ وہ جھوٹ بولتا ہے' نہ غیبت کرتا ہے نہ کسی کو گالی گلوچ کرتا ہے' نہ دنگا فساد میں حصہ لیتا ہے بلکہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے وہ گالی دینے والے سے الجھنے کی بجائے کہہ دیتا ہے کہ میں روزے سے ہوں-------- اور انہی اوصاف کا نام شائستگی ہے------- تیس دن جب اسی طرح گزرتے ہیں تو مسلمان رمضان کے بعد بھی ان اوصاف حمیدہ کا خوگر رہتا ہے-------- تم دیکھتے نہیں ہو کہ رمضان کے بعد کئی دنوں تک آدمی پانی پیتے یا کچھ کھاتے معاً رک جاتا ہے کہ شائد اس کا روزہ ہے--------- مگر پھر خیال آتا ہے کہ نہیں روزے نہیں ہیں--------- اسی طرح ہر برا فعل کرتے وقت اس کے اندر کا بیدار اور توانا انسان اسے پکار کر برائی سے روک لیتا ہے
--------- کیا خوب شائستگی ہے جو روزے نے روزے دار کو عطا کی ہے

ہم آہنگی و اجتماعیت

رمضان کے مہینے میں سارے مسلمان ہر کام مل کر کرتے ہیں- ان کا کھانا پینا' منا بیٹھنا' عبادت کرنا' سونا جاگنا' سب ایک ہی ٹائم ٹیبل کے مطابق ہو جاتا

ہے---------- یہ ظاہری افعال کی ہم آہنگی ان کے قلوب میں بھی محبت' انسیت اور یگانگت پیدا کر دیتی ہے--------- اس طرح روزہ ملت کے اتحاد اور اجتماعیت کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔

معراج انسانیت

اسلام وہ حکمتوں بھرا دین ہے جس کی تکمیل حکیم و خبیر اللہ نے حکیم انسانیت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے فرمائی-------- اسلام کے ہر حکم میں سینکڑوں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں روزے کی بھوک اور پیاس میں اس حکیم مطلق نے یہ حکمت رکھی کہ سال بھر پیٹ بھر کر کھانے والوں اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اٹھانے والوں کو بھوک اور پیاس کی شدت کا اندازہ ہو جائے تا کہ وہ اپنے معاشرے میں غریب اور بھوکے افراد کی تکالیف کا احساس کر سکیں اور یہی احساس شراکت غم ہے جو کسی معاشرے کے افراد کو دکھوں اور محرومیوں کی دلدل سے نکال کر خوشحالی اور مرتب و اخوت کی پر سکون وادیوں میں لے آتا ہے۔

عام دنوں میں نیکی کا ثواب دس گنا' سو گنا یا حد سات سو گنا تک ملتا ہے لیکن رمضان میں ہر نیکی کا اجر و ثواب بے حد و حساب بڑھا دیا جاتا ہے (حدیث) یہ تصور بھی مسلمانوں کو غریب و نادار افراد کی مدد کر کے نیکیاں کمانے کی ترغیب دیتا ہے۔ دیکھا گیا ہے اکثر مالدار لوگ اپنی زکوٰۃ بھی اسی ماہ نکالتے ہیں اور جتنا صدقہ خیرات اس مہینے میں کرتے ہیں کسی دوسرے میں نہیں کرتے-----------

بھوکوں کو کھانا کھلانا اور افطار کرانا بھی مسلمانوں کا معمول ہے۔ اس کے پیچھے بھی یہی فلسفہ اور جذبہ کار فرما نظر آتا ہے ------- اگر ان سارے اعمال میں ریا شامل نہ ہو تو پھر یہ صدقہ خیرات اور غریبوں کی امداد بہت ہی مستحسن افعال ہیں اور روزہ تربیت کرتا ہے کہ رمضان کے بعد بھی اہل ثروت لوگ اپنا یہ فریضہ نبھاتے رہیں کیونکہ ان کے مال اپنے نہیں کسی کے عطا کردہ ہیں اور ان میں سائلین اور محرومین فقراء و غرباء کا بھی حصہ ہے۔ (القرآن)

یوں کہئے کہ روزہ اور رمضان کی تربیت نہ صرف اعلیٰ انسانی اقدار کو بیدار کرتی ہے بلکہ انہیں نکھار کر نکتہ کمال تک پہنچا دیتی ہے یہی انسانیت کی معراج ہے۔

تقویت جسم و جاں

تمام حکماء اور اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ زیادہ کھانا بھی بہت سارے امراض کی بنیاد ہے--------- کم کھانا اور وقت پر کھانا بہت ساری بیماریوں سے بچاتا ہے۔ رمضان کے روزے بغیر کسی خاص اہتمام کے ہمیں بہت سارے امراض سے محفوظ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ روزہ میں سحری اور افطاری کا خاص وقت مقرر ہوتا ہے اور مقررہ وقت پر کھانا صحت کے لئے مفید ہوتا ہے۔

زیادہ کھانا طبیعت میں گرانی اور سستی پیدا کرتا ہے جب کہ روزہ کم کھانے کے ذریعے جسم سے سستی دور کرتا ہے--------- اگرچہ ظاہرا روزے سے نقاہت محسوس ہوتی ہے لیکن در حقیقت یہ کمزوری بھی ہمارے اندر کے بہت سارے جراثیم کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اور پھر خدا کی قدرت کاملہ رمضان کے بعد چند ہی دنوں میں روزہ دار کی ساری قوت بھرپوری کر دیتی ہے۔

بہت سے ماڈرن خواتین و حضرات سمارٹ رہنے کے لئے اور بسیار خوری کی وجہ سے تھیلی نما پیٹ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ڈائٹنگ کرتے ہیں------ کاش انہیں روزے کی برکتوں سے آگاہی ہو جاتی اور وقتا فوقتا روزے رکھ کر قرب خداوندی بھی حاصل کرتے اور ان کا مقصد بھی پورا ہو جاتا۔

علماء کے نزدیک کم کھانا صحت کے ساتھ ساتھ ذہنی قوتوں میں بھی اضافے کا سبب بنتا ہے------- یہی وجہ ہے کہ جتنے بھی فلاسفر' مفکر اور دانشور گزرے ہیں ان کی خوراک بہت زیادہ نہ تھی عبادت کرنے والے شب زندہ دار لوگ بتاتے ہیں کہ اگر زیادہ کھائیں تو وہ عبادت نہ کر سکیں-------- کئی کئی راتیں جاگ کر عبادت کر لینا اسی لئے ممکن ہوتا ہے کہ وہ کم کھاتے ہیں ------

ان حقائق سے یہ بات خوب واضح ہوتی ہے کہ روزہ نہ صرف ہماری روح کے تزکیہ کا کام کرتا ہے بلکہ ہمارے جسم کو پاک صاف اور بیماریوں سے محفوظ کر کے

توانا اور صحت مند بنا دیتا ہے۔

تزکیہ نفس سے اصلاح معاشرہ

روزہ تزکیہ نفس اور تجلیہ روح کے ذریعے انسانی شخصیت کو ایسے حسین پیکر میں ڈھالتا ہے کہ معاشرہ بھی اس کے حسن بخش اثرات سے مستفید ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بہت سارے پاکیزہ نفوس کا وجود معاشرے کے وجود کو چار چاند لگا دیتا ہے------ روزہ دار کو تقویٰ' اخلاص' صبر' شکر اور غم گساری و ہمدردی کے لطیف جذبات دوسرے انسانوں کے لئے نفع بخش بنا دیتے ہیں------ ہر آدمی کی تربیت اس نہج پر ہو جاتی ہے کہ وہ غیبت نہیں کرے گا۔ کسی کو گالی نہیں دے گا' کسی غیر محرم کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھے گا کسی کے مال میں خیانت نہیں کرے گا' فروخت کرنے والے مال میں ملاوٹ نہیں کرے گا' حرام سے اجتناب کرے گا' ہر دکھی کے کام آئے گا۔ بھوکوں کو کھانا ننگوں کو کپڑا دے گا------ کوئی لڑنے کی کوشش بھی کرے تو روزہ دار کہے گا کہ بھائی میں نہیں لڑتا کہ روزے سے ہوں------ آپ خود اندازہ کرلیں ایسے افراد کے حامل معاشرہ میں بھلا کوئی بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے------ جتنے زیادہ لوگ روزے کی انقلابی تربیت سے مستفیض ہوں گے اسی تناسب سے معاشرہ اور قوم صالح ہوتے چلے جائیں گے------ علاوہ ازیں یہ بات بھی طے ہے کہ روزہ توکل علی اللہ اور ایمان باللہ کو مضبوط کرتا ہے------ جہاد کے لئے انسان کو تیار کرتا ہے اس لئے ایسی قوم جس کے اکثر افراد روزے کے عادی ہوں وہ دشمنان اسلام سے کسی مقام پر ہزیمت نہیں اٹھا سکتی------ مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ روزہ ایک ایسا تربیتی نظام ہے جو افراد کے کردار میں انقلاب لا کر پوری قوم میں ایک صحت مند انقلاب برپا کر دیتا ہے۔

شب جمال و وصال

یوں تو رمضان کی ہر رات روشن اور با برکت ہے------

لیکن------- جس رات حسن مستور خود بے نقاب ہو کر درماندہ و حیرت زدہ عشق کو نوازنے پر اتر آتا ہے------- جس رات جلوہ ہائے حسن بے نیازی ترک کر کے انداز دلربائی کے ساتھ عشق کی بے قراریوں کو اذن قدم بوسی دیتے ہیں------- جس رات خود حسن کو عشق کی طلب ہوتی ہے--------
جس رات حسن کی عطا پاشیاں عشق کے تقاضوں سے بھی ماسوا ہوتی ہیں------- جس رات حسن کی نگاہ ناز عشق کو وصال سے ہمکنار کر کے سراپا حسن بنا دیتی ہے------ وہی رات شب جمال و وصال کہلاتی ہے۔
اس جلوؤں بھری رات میں حسن کی خیرات اس کثرت سے بٹتی ہے کہ کائنات کا کوئی ذرہ محروم نہیں رہتا۔ بے قراروں کو قرار ملتا ہے' گم کردہ راہوں کو ہدایت ملتی ہے------- معصیت شعاروں کو شعور ملتا ہے------- معصیت کاروں کو توبہ کی توفیق ملتی ہے------- توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول ہوتی ہے------ نادم و پریشان گناہ گاروں کو مغفرت کی دولت ملتی ہے-------- مغفرت کیا ہوتی ہے کہ جہنم کی آگ سے نجات کا پروانہ ملتا ہے------ تنگی رزق کا رونا رونے والوں کو رزق میں کشائش ملتی ہے------ دنیا کی حاجتیں طلب کرنے والوں کو دنیا ملتی ہے---------
دین طلب کرنے والوں کو دین کی ثروت طیبہ ملتی ہے------- جاہلوں کو علم ملتا ہے' عالموں کو رسوخ فی العلم کا رتبہ ملتا ہے-------- محبوب کے کوچے کی ہواؤں کو ترسنے والوں کو نسیم کوئے حبیب ملتی ہے------- محبت رکھنے والوں کو محبت میں ترقی ملتی ہے------- محبوب کے حسن و جمال کے بے حجاب نظاروں کی ناکام تمنائیں شادکام ہوتی ہیں------- فراق میں تڑپنے والے وصال سے ہمکنار ہوتے ہیں۔
شائد اس قدر عظمتوں اور رفعتوں کی نسبت سے اس شب جمال و وصال کو لیلۃ القدر کہتے ہیں یا یوں کہو کہ حسن کے جلوؤں کی وسعت کے سامنے یہ کائنات سمٹ جاتی ہے تو قدر کو تنگی کے معنوں پر محمول کر کے اسے لیلۃ القدر کہہ دیتے

وجہ کچھ بھی ہو یہ رات فی الواقع لیلتہ القدر ہے-----------

اس کی عظمت اور قدر و منزلت کے ترانے تو قرآن خود سنا رہا ہے---------- **انا انزلنہ فی لیلتہ القدر** ---------- بے شک ہم نے اسے (قرآن عظیم) نازل کیا قدر و منزلت والی رات میں----------

وہ قرآن جو سوتوں کو جگانے والا ہے- گرتوں کو اٹھانے والا ہے---------- جاہلوں کو "العلم" دینے والا ہے---------- اسفل سافلین کی پستیوں میں غرق انسانیت کو اعلیٰ علیین تک پہنچانے والا ہے---------- خالق کائنات کا پیغام دل نشین---------- مخلوق کو خالق سے ملانے والا ہے---------- وہ قرآن جو کتاب ہدایت ہے' دستور زندگی ہے' انقلاب انگیز' ضابطہ حیات ہے---------- ہاں ہاں! جناب اس قدر شان والا قرآن اس عظیم رات میں رب کائنات نے نازل فرمایا تو پھر ضرور یہ رات بھی عز و شرف والی ہے---------- اس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث روایت کرتے ہیں کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے' اے جبریل ملائکہ کے گروہ کے ساتھ زمین پر جاؤ---------- تو وہ ملائکہ کی ایک جماعت لے کر ایک سبز علم کے ساتھ اترتے ہیں- کعبہ کی چھت پر سبز علم نصب کر دیتے ہیں---------- اور پھر فرشتے زمین پر پھیل جاتے ہیں- حضرت جبریل کے ۶۰۰ بازو ہیں- جن میں ۲ کبھی نہیں کھلتے- مگر شب قدر میں یہ دونوں مشرق مغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں ہر کھڑے بیٹھے نمازی' ذکر کرنے والے سے سلام و مصافحہ کریں اور وہ جو دعا مانگتے ہیں اس پر آمین کہیں- پھر فرشتے ہر اس مسلمان کو جو جاگتا ہو' کھڑا ہو' بیٹھا ہو' نماز پڑھتا ہو' ذکر کرتا ہو سلام کرتے ہیں-

پھر صبح کے وقت جبریل علیہ السلام پکارتے ہیں- اے فرشتو چلو! وہ عرض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے ایمان داروں کی حاجات کے بارے میں کیا فرمایا

کے آدمیوں کے گناہ نہیں بخشے۔

(۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) والدین کا نافرمان (۳) رشتہ توڑنے والا (۴) ناحق قتل کرنے والا--------

اللہ کے فرشتے جبریل علیہ السلام کی قیادت میں اترتے ہیں اور کچھ خوش قسمت آنکھیں فرشتوں کو اترتا ہوا دیکھ بھی لیتی ہیں---------- ہر آنکھ انہیں دیکھنے کی سکت نہیں رکھتی۔

اس رات میں جو بھی اللہ سے ڈر کر اس کی بارگاہ میں آجاتا ہے بخشا جاتا ہے-------- شب قدر کی علامات خاص اسے نظر آئیں یا نہ آئیں۔ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے--

اس رات کا تعین اگرچہ نہیں کیا گیا لیکن حضور رحمت کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنا چاہیئے -------- حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مطابق یہ رات ۲۷ ویں شب ہوتی ہے۔

پس اے نوجوان ملت اسلامیہ!

اگر اپنی زندگیوں میں حسن و جمال کے خواہاں ہو تو اس شب جمال و وصال سے غفلت نہ برتو--------- اپنے دریدہ دامن لئے کشاں کشاں اس شہنشاہ حقیقی کی بارگاہ میں آجاؤ تو محروم نہیں رہو گے--------- آخری عشرہ کی طاق راتوں میں جاگ کر اپنے خدا کو یاد کرو--------- یقیناً وہ تمہیں دین و دنیا کی فوز و فلاح اور حسن عطا فرمائے گا۔

جستجوئے جمال
(اعتکاف)

میرے بھائی!

اگر شہر میں اعلان ہو جائے کہ فلاں چوک پر بھوکے لوگوں میں مفت کھانا تقسیم کیا جائے گا تو کیا سارے محتاج وقت مقررہ پر وہاں جمع نہ ہو جائیں گے؟

کنجیاں تقسیم کی جائیں گی تو کیا سب کے سب لوگ اس طرف نہیں دوڑ پڑیں گے؟

یقیناً ضرورت مند دیوانوں کی طرح اس طرف بڑھتا ہے جہاں سے اس کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔

مسلمان جب شب جمال و وصال لیلۃ القدر کی تعریف سنتا ہے۔ اس کے فضائل سے آگاہ ہوتا ہے۔ اس کے فضائل و ثمرات معلوم کرتا ہے تو اس کے دل میں اس رات کو پانے کی آرزو چٹکیاں لینے لگتی ہے۔ لیکن فقط آرزو کچھ نہیں کرسکتی جب تک اس میں جستجو بھی شامل نہ ہو---------- روزہ جب بندے میں تقویٰ' اخلاص' استقامت' یاد خدا اور محبت رسول جیسے اوصاف پیدا کردیتا ہے تو پھراس کے لئے شب جمال و وصال کی آرزو کے ساتھ ساتھ جستجو کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے------- جب وہ اس مقدس رات کو تلاش کرنا چاہتا ہے تو اس کے پیارے محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات اس کی راہنمائی کرتے ہیں۔

ا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو ماہ رمضان کی آخری دس راتوں کی طاق تاریخوں میں تلاش کرو (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس تاریخوں میں تلاش کرو۔

حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لیلۃ القدر کو ۲۱' ۲۳' ۲۵' ۲۷' ۲۹ کی تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔

ویسے تو اپنے گھر میں ماہ رمضان کے آخری عشرے کی راتیں جاگ کر اس بابرکت رات کو پایا جاسکتا ہے لیکن اگر کوئی گھر چھوڑ کر تمام مصروفیات سے منہ موڑ کر پورے دس دن کے لئے مسجد میں آکر ٹھر جائے اور پھر دن اور راتیں اللہ کی یاد

میں گزارے تو لیلتہ القدر کے جمال سے حصہ ملنا یقینی ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اس طرح پورے دس دن اور راتیں مسجد میں ٹھہرے رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اور یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی سنت ہے جسے سرکار رحمت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہ فرمایا۔ ایک سال کے رمضان میں اعتکاف قضا ہوا تو اگلے سال نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پورے بیس دن کا اعتکاف فرمایا ——— اس سے تم خود اندازہ لگالو کہ یہ کس قدر اہم سنت ہے۔

اعتکاف محض لیلتہ القدر کے دل افروز جمال ہی کہ حصول کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ بندے کو اپنے خالق کی محبت میں مستغرق کر کے اس کے حسن مطلق کی تجلیات کا مشاہدہ کرا دیتا ہے ——— واہ! سبحان اللہ! کیا شان ہے! کیا عظمت ہے اس عبادت کی!

بندہ اپنے گھر کو چھوڑتا ہے ——— اپنے ماں باپ کو چھوڑتا ہے ——— بہن بھائیوں کو چھوڑتا ہے ——— آرام و راحت کو چھوڑتا ہے ——— تمام دلچسپیاں اور مشاغل چھوڑتا ہے ——— ہر طرف سے منہ موڑ کر اللہ کے گھر حاضر ہوتا ہے ——— ایسے عالم میں وہ جب خدا سے کچھ طلب کرتا ہے تو خدا کی رحمت اس کو مایوس نہیں لوٹاتی ——— اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی فقیر کسی بادشاہ کے دروازے پر آئے اور وہیں بیٹھ جائے وہاں سے ہٹنے کا نام ہی نہ لے ——— صدا پہ صدا لگاتا رہے ——— کبھی نہ کبھی تو بادشاہ کو ترس آئے گا اور وہ کچھ نہ کچھ اس کو ضرور عطا کر دے گا ———

ہمارا الہ

بادشاہوں کا بادشاہ' مالک الملک ہے ——— وہ ہر معطی سے زیادہ عطا کرنے والا ہے ——— وہ ہر سخی سے زیادہ دینے والا ہے ——— اس کی غیرت کب گوارا کرتی ہے کہ کوئی یوں ساری دنیا سے الگ ہو کر اس کی چوکھٹ پر آ جائے اور وہ اس کی طرف نظر رحمت نہ کرے۔

میرے بھائی!
زندگی کے گزرتے لمحوں کا کچھ پتہ نہیں ------ یہ سانس کا ساز جانے کہاں بے آواز ہو جائے ------ اس سال کا رمضان تمہیں میسر ہے۔ اگلے سال کی ضمانت نہیں ------ نہیں معلوم کہ اگلے سال رمضان المبارک میں زندہ ہو گے یا نہیں۔ اس لئے بہت اعلیٰ بات یہ ہے کہ ابھی فیصلہ کرو کہ اس ماہ رمضان کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف میں گزارو گے ------ اس طرح تم اپنے محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل بھی کر لو گے۔ لیلتہ القدر کے انوار بھی حاصل کرو گے اور اپنے خالق اور مالک کی بے پناہ رحمتوں سے حصہ بھی پالو گے ------
اعتکاف تمہیں حب خدا کی وارفتگی بھی عطا کرے گا اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چاشنی بھی ------
اعتکاف کی لذت اور کیف و سرور کو تم محض پڑھ کر یا سن کر محسوس نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے تو بہر کیف تمہیں ایک بار اس تجربے سے عملی طور پر گزرنا پڑے گا۔

نالہ آخر شب

ہم ایسے دور میں جی رہے ہیں کہ دین کو لوگوں نے نجی زندگی کا حصہ بنا دیا ہے۔ جس کا جی چاہے احکام دینیہ پر عمل کرے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے۔
مادیت پرستی نے بصیرت پر غفلت کی ایسی تہیں چڑھائی ہیں کہ ہم اس دنیا میں محو ہو کر آخرت کو بھول بیٹھے ہیں ------ جھوٹ دھوکہ نفاق ہمارے قومی کردار کا جزو لاینفک بن کر رہ گیا ہے۔ ہمارے قول جس خدا کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہیں تو عمل علی الاعلان اسی کے احکامات سے بغاوت کرتا ہے۔ ہماری زبان جس نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرتی ہے' ہمارے ہاتھ اسی رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کو مٹاتے ہیں ------ اس منافقت کا زہر ہمارے اجتماعی کردار کو گھن کی طرح چاٹ رہا ہے ------ مستقبل کی

وارث نوجوان نسل تو اسلام کی بنیادی باتیں سیکھنے سے بھی غافل ہے۔ کتنے گریجویٹ ہیں کہ قرآن حکیم پڑھنے سے قاصر ہیں------ کتنے اسکولوں، کالجوں کے نوجوان ہیں کہ نماز کے مسائل سے بے خبر ہیں وی سی آر فلمیں لچر گانے، انگلش موسیقی، چرس بھری سگریٹ کے مرغولے اور نشہ آور ادویات یہی کچھ ہمارے نوجوان کی دلچسپیاں بن گئی ہیں۔

نوجوانوں کو مغرب پرستی نے ایسا مخمور و مسحور کیا ہے کہ وہ اپنی موت کو بھول بیٹھے ہیں ہر روز اپنے جیسے نوجوانوں کو مرتا دیکھتے ہیں لیکن اپنی موت سے بے پرواہ ہیں------ بہت کم نوجوان ایسے ہیں جو نماز روزے کی پابندی کرتے ہیں------ کالج کے ابتدائی دور ہی سے دل میں ایک تمنا چٹکیاں لیتی تھی کہ کاش ان کالج کے طلباء سے ان ہی کی زبان میں کوئی بات ہو جو انہیں قوت کی بجائے پیار اور محبت سے نماز کی طرف راغب کردے۔ لیکن جب تک خدا کی توفیق شامل حال نہ ہو کوئی کام اپنی تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا------ نماز کا کام ابھی بیچ ہی میں تھا کہ رمضان المبارک شروع ہو گیا------ اور اچھے بھلے موٹے تگڑے نوجوانوں کو جب روزہ چھوڑتے اور بے حرمتی کرتے دیکھا تو دل پھر رنجیدہ ہوا------ اپنے ان نادان دوستوں پر بہت پیار آیا۔ انجمن طلبہ اسلام، اسلام آباد کے سابق ناظم اور میرے عزیز دوست طارق محمود طاہر مرحوم نے پورے مہینے کے لئے انجمن کے تحت ایک تبلیغی پروگرام بنایا------ جس کے مطابق ہم نے پورے اسلام آباد میں گفتگو کی نشستیں منعقد کیں اور لوگوں کو رمضان کے فضائل سے آگاہ کیا------ نوجوان ہماری توجہ کا مرکز تھے۔ یہیں سے خیال پیدا ہوا کہ اس دوران کی گئی گفتگو کو اگر قلمبند کر لیا جائے تو یہ بھی دین کی ایک خدمت ہوگی۔ چنانچہ اللہ کریم سے اس کے حبیب لبیب علیہ الصلوۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے توفیق کا طالب ہوا۔ اس کریم آقا نے اپنے گناہ گار سیاہ کار بندے کے ٹوٹے دل کی صدا کو پذیرائی بخشی اور یوں ترغیب روزہ پر یہ مختصر سا رسالہ تیار ہو گیا۔ اس میں اگر آپ کوئی کمی یا کجی دیکھیں تو وہ میری خطا ہے اور اگر اچھائی پائیں تو وہ میرے رحیم و کریم معبود کی عطا ہے

------ میں ان اوراق کو اللہ کریم کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ باکس پناہ میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں ------ اور ملتجی ہوں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر کرم فرمایئے ------ اپنے غلام کی گناہوں بھری زندگی کو اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرما لیجئے --------- اپنے غلام کی شفاعت فرما دیجئے۔
اے اللہ! اپنے محبوب محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میری لغزشوں سے در گزر فرماتے ہوئے اپنے راستے میں شہادت کی موت نصیب فرما ------ بار الہ! ------ رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب کا پچھلا پہر ہے ------ میں تجھ سے اس عظمتوں والی رات کے صدقے سے سوال کرتا ہوں' اے میرے رب مہربانی فرما ------ شب قدر' شب جمال و وصال کے جلووں سے میرے نہاں خانہ دل کو منور فرما ------ اپنی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرما ------ میرے والدین اساتذہ دوست احباب اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما ------ میرے دوست طارق محمود طاہر مرحوم کی قبر کو اپنے خاص نور سے روشن فرما ------ اے مولا! اگر یہ چند سطور لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائی ہے تو اثر آفرینی بھی خود ہی عطا فرما۔

تقریظ

حسن تصدیق

(سید ریاض حسین شاہ صاحب ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی)

مجبوی کے فاقے لاحق ہوں تو بہت لوگ صبر و ثبات کا مظاہرہ کرلیتے ہیں ۔ مصیبتیں اور تکلیفیں مجبوریاں اور آلام گریہ زاری اور نالہ و فغاں سے تھوڑا ہی ٹل جاتی ہیں ۔ وہ لوگ جو غم انسانیت میں خود بھوکا رہنا اور دوسروں کی آسائش اور سہولت کے لئے سوچنا اپنی عادت بنالیتے ہیں ۔ سعادت مندیاں راہ حیات میں گام گام ان کا استقبال کرتی ہیں۔ اسلام میں روزہ کا تصور مجبوری میں بھوکا رہنا نہیں بلکہ سب کچھ ہوتے ہوئے فاقہ مست بن کر اعلیٰ انسانی اقدار کو مضبوط اور مستحکم کرنا ہے۔

زندگی کی وہ گھڑیاں جب انسان جسمانی علائق سے وراء ہوکر روحانی اور انسانی بنیادوں پر سوچنا شروع کر دے۔ زندگی خود ہی اطمینان اور راحت کے پھول برسانے لگ جاتی ہے حالات نیکیوں کی کلیاں ہوکر کھلنے لگ جاتے ہیں چار سو انوار کے جلوے عام ہوتے ہیں اور مسرتوں کے غنچے رحمت ہوکر مسکراتے ہیں روزہ یہ سب کچھ رکھتا ہے اور یہ سب کچھ دیتا ہے۔

دنیائے محبت میں فرہاد کی کوہ کنی ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اس کی حیثیت ایک افسانہ سے زائد ہو اور افسانہ بھی ایسا جس میں تن جگر پھونک کر بھی محبوب توجہ سے نہیں نوازتا۔ اسلام ایک حقیقت ہے اور اس کے دامن میں حقیقتوں کے ان گنت پھول موجود ہیں۔ مسلمان خدا کو چاہتے ہیں اور اس میں ان کا بھوکا پیاسا رہنا محض داستان نہیں ایک اٹل اور سچی حقیقت ہے۔ روزہ کے حوالے سے مسلمانوں کی اس خوئے محبت سے کون واقف نہیں اور پھر یہ بھی کہ اس راہ میں ان کا محبوب اور دوست جس کے لئے وہ خواہشات قربان کرتے ہیں بھوکا پیاسا رہنا گوارہ کرتے ہیں اور لذت دنیا سے منہ موڑ لیتے ہیں ایسا نہیں کہ دست عطا سمٹ لے اور نظر جانواز بند کرے۔ وہ روزہ رکھنے

والوں کو انا اجزی بہ کی بہار بداماں نوید سناتا ہے۔ گویا روزہ کیا ہے ذرے میں آفتاب کا پرتو اور نا ہست میں ہست کا جلوہ اور ایک ایسی جزا کا مقدمہ جو کروڑوں جہاں لگا کر بھی حاصل نہیں کی جاسکتی۔

رمضان روح و جاں کی کائنات میں محبت کی وہ اقلیم ہے جس میں مومن کی شوریدگی اور جنوں اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ ماسوا اللہ سے بے تعلق اور بے نیاز ہوکر غیریت کے تمام پردے چاک کردیتا ہے۔ وہ اپنے شاہد حقیقی سے وصل آشنا ہونے کے لئے زندگی کی تمام لذتیں قربان کر بیٹھتا ہے یہی وجہ ہے کہ بزرگوں کے نزدیک لذت آشنائی حاصل کرنے کے لئے روزہ سب سے بڑا ذریعہ اور وسیلہ ہے۔

رمضان اور روزہ کے معنوی فضائل و خصائل اور لطافتیں جاننے کے لئے ہم نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں لیکن اس کے جمالیاتی مطالعہ کے لئے ہمیں ظفر اقبال نوری بہت یاد آئے۔ ظفر نوری کی طبعی ساخت اور فکری اپج حسن مآب ماحول کی تلاش میں رہتی ہے اور انہیں یہ سلیقہ بھی ہے کہ جمال کی باتیں اور کیفیتیں نرم و گداز قلم کے حوالے سے کیسے کی جاتی ہیں۔ وہ پھول دیکھ کر صرف لطف مند ہونے کے عادی نہیں بلکہ حسین پھولوں کا گلدستہ بنانے کی فکر رکھتے ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ حسن دیکھ کر حسن تخلیق کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن نوری یہ سب کچھ نبھا لیتے ہیں۔ پچھلے دنوں ان کی نظر کہیں روزہ پر جا پڑی ویسے تو روزہ کے تصور ہی سے جبیں عرق آلود ہوجاتی ہے لیکن ظفر بھائی نے جمال فاقہ مستی لکھ کر گویا اخروٹ توڑ کر مغز فراہمی کا فریضہ خوب نبھایا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ نعمت نوجوانوں ہی تک محدود رکھنے کی کوشش کی ہے۔

جمال فاقہ مستی میں نے لفظ بہ لفظ پڑھی ہے اور بغیر کسی مبالغہ کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ ظفر نوری نے یہ رسالہ لکھ کر جمالیاتی ادب میں اضافہ کیا۔ امید ہے کہ وہ آئندہ بھی یہ حسن آزمائی کرتے رہیں گے۔

ضمیمہ

مسائل رمضان علامہ سید محمود احمد رضوی کی کتاب دین مصطفےٰ سے ماخوذ

رویت ہلال

شریعت میں رویت ہلال کا اعتبار ہے جو واضح طور پر یا شرعی شہادت سے ثابت ہو۔ چاند دیکھنے کی شہادت شہر کے مقتدر عالم کے سامنے پیش کرنی چاہئے۔ اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کریں یوں ہی ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آئے اور شرعی شہادت سے بھی اس کا ثبوت نہ ملے تو رمضان کے ۳۰ دن پورے کر کے عید کریں۔ شک کا روزہ رکھنا گناہ ہے۔

مسائل سحری

سحری کھانا سنت ہے اور باعث برکت اگرچہ ایک لقمہ ہی کھائے۔ سحری میں تاخیر مستحب ہے مگر اتنی نہیں کہ وقت میں شک ہوجائے۔ اگر وقت میں گنجائش نہ ہو تو بحالت جنابت سحری کھاسکتا ہے۔ ویسے غسل جنابت میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ وضو میں کلی ایسی کہ منہ کے ہر پرزہ پر پانی بہہ جائے اور ناک میں اس طرح پانی لینا جہاں نرم بانسہ ہے پانی پہنچ جائے۔ سنت موکدہ ہے اور غسل جنابت میں فرض ہے۔ کلی اور ناک میں پانی نہ لیا جائے تو غسل ہی نہ ہوگا۔ اس لئے روزہ دار کو غسل فرض میں اس احتیاط سے کلی کرنی چاہئے کہ منہ کے ہر پرزہ پر پانی بہہ جائے مگر حلق سے نیچے نہ اترے اور ناک میں پانی اس احتیاط سے لیا جائے کہ نرم بانسہ دھل جائے اور پانی نہ حلق میں اترے' نہ دماغ میں چڑھے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مثلاً سحری کے وقت اٹھا اور نہانے کی حاجت تھی تو فی الحال خوب اچھی طرح کلی کرے' ناک میں پانی لے لے۔ اب جب بحالت روزہ نہائے گا تو کلی و ناک میں پانی لینے کی دوبارہ ضرورت نہ رہے گی۔

ضروری مسئلہ

سحری کھاکر سویا یا دن میں سویا۔ احتلام ہو گیا تو روزہ میں کچھ فرق نہیں آئے گا

غسل کر لے یونہی اپنی بیوی کا بحالت روزہ بوسہ لیا۔ حرج نہیں۔ بشرطیکہ انزال نہ ہو۔ بعض لوگ ذکی الحس ہوتے ہیں۔ بعض اوقات بحالت روزہ بیوی کو دیکھ کر انتشار ہوجاتا ہے اور مذی نکلتی ہے۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مذی اور ودی وہ رطوبت ہے جو مذی کے نکلنے سے پہلے ظاہر ہوئی صرف اس کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ ہاں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ استنجا کر کے وضو کرلیں۔

روزہ کی نیت

نیت کا وقت بعد غروب آفتاب سے ضحوی کبری تک ہے۔ ہر روز کے لئے نیت لازم ہے۔ نیت زبان سے بہتر ہے اور نیت ضحوی کبری سے پہلے کرے تو روزہ ہوگا۔

نویت ان اصوم غدللہ تعالی من فرض رمضان

میں نے نیت کی کہ اس رمضان کا فرض روزہ اللہ کے لئے رکھوں گا۔

اگر نیت دن میں کرے تو یوں کہے۔

نویت ان اصوم هذا الیوم للہ

میں نے آج اس رمضان کا فرض روزہ اللہ تعالی کے لئے رکھا۔

سحری نیت ہے جبکہ کھاتے وقت یہ ارادہ ہو کہ روزہ رکھوں گا۔

روزہ کی حقیقت

نماز اور زکوۃ کی فرضیت کے بعد ۱۰ شعبان ۲ھ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ عرف شرع میں مسلمان کا نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصدا" کھانے پینے جماع سے باز رکھنا روزہ ہے۔ عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ رمضان المبارک کا روزہ رکھنے کے ساتھ ہر روزہ دار پر یہ بھی ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ صرف کھانے پینے اور مباشرت ہی سے اجتناب نہ کرے بلکہ قوم و فعل، لین دین اور دیگر معاملات میں بھی پرہیزی اختیار کرے جیساکہ لعلکم تتقون سے ظاہر ہے۔ روزہ کی حالت میں آدمی ہاتھ پاؤں کو کسی

بھی برے کام کے لئے حرکت نہ دے۔ گالی گلوچ غیبت جیسی خرافات زبان پر نہ لائے۔ نہ کان میں پڑنے دے۔ اس کی آنکھ بھی غیر شرعی کام کی طرف نہ اٹھے بلکہ انسان تقوی کا عملی نمونہ بن جائے اگر رمضان المبارک کے روزے ان قیود شرائط کو مدنظر رکھ کر پورے کیئے جائیں تو اختتام رمضان پر تقوی و پرہیزگاری کا پیدا ہوجانا لازمی امر ہے۔

روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر

جب آدمی ایسا بیمار ہو کہ روزہ رکھنے سے جان جانے یا مرض کے بڑھنے یا دیرپا ہوجانے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ جب صحت یاب ہوجائے قضا کرے۔ ایسا بوڑھا کہ روز بروز کمزور ہوگا نہ اب روزہ رکھنے پر قادر اور نہ بظاہر آئندہ قادر ہوسکے گا۔ ہر روزہ کے بدلے فدیہ دے یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ یہ بوڑھا شخص جو فدیہ دیتا رہا۔ پھر روزہ پر قادر ہوگیا تو فدیہ نفل ہوگا اور روزہ کی قضا لازم ہے جو ایسا مریض یا بوڑھا ہو کہ گرمیوں میں روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اب افطار کرے۔ جاڑوں میں رکھے حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت جب انہیں اپنی ذات یا بچہ کا اندیشہ ہو تو ان کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن قضا لازم ہے۔

روزہ توڑنا گناہ ہے

روزہ رکھ کر بلا عذر شرعی توڑ دینا سخت گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہوگیا کہ روزہ نہ توڑنے سے جان کے جانے کا خطرہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا احتمال قوی ہو یا ایسی شدید پیاس لگی کہ مرجانے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا جائز بلکہ واجب ہے۔ البتہ صحت یاب ہو جانے پر قضا لازم ہے مسئلہ جن کا روزہ فاسد ہوجائے۔ ان پر اور حیض و نفاس والی پر جب دن میں پاک ہوں۔ نابالغ پر جب دن میں بالغ ہو۔ مسافر پر جب دن میں مقیم ہو واجب ہے کہ پورے دن روزہ دار کی طرح رہیں مسئلہ نابالغ جو بالغ ہوا کافر جو مسلمان ہوا ان پر اس دن کی قضا

واجب نہیں۔

روزہ کے مکروہات

کسی چیز کا بلا عذر چکھنا چبانا بایں طور کہ حلق سے نیچے نہ اترے جھوٹ چغلی، غیبت، گالی گلوچ، کوسنا، ناحق ایذا دینا، بے ہودہ فضول بکنا، چیخنا چلانا، لڑنا۔ کسی بھی خلاف شرع کام میں مصروف ہونا یا منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگل جانا۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے سے مبالغہ کرنا۔ یہ تمام امور مکروہات روزہ سے ہیں اگرچہ ان باتوں کے ارتکاب سے روزہ فاسد نہیں ہوتا تاہم جب آدمی روزہ رکھ رہا ہے جو ایک قسم کی مشقت ہے۔ بھوک کی تکلیف اٹھا رہا ہے تو مذکور بالا چیزوں سے پرہیز ہی کرنا چاہئے تاکہ روزہ کے ثواب میں اضافہ ہو۔

ان صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوگا

بھول کر کھانا، پینا، جماع کرنا، بلااختیار گرد و غبار، دھواں، مکھی یا مچھر کا حلق میں چلا جانا بوقت غسل کان میں پانی کا پڑجانا، خود بخود قے آجانا، خواہ منہ بھر کر ہو۔ آنکھ میں دوائی ڈالنا۔ دن میں سوتے ہوئے احتلام ہوجانا، دانتوں میں جو چیز رہ گئی چنے کی مقدار سے کم ہو اس کو نگل لینا، تل دانتوں میں رہ گیا اس کو نگل لیا، بیوی کا بوسہ لیا، چھوا اور انزال نہ ہوا، ان سب صورتوں میں روزہ فاسد نہ ہوگا مسئلہ بحالت روزہ سرمہ لگانا، سر اور بدن پر تیل ملنا، مسواک کرنا، خوشبو عطر وغیرہ سونگنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا اور یہ باتیں روزہ کو مکروہ نہیں کرتیں۔

روزہ کے مفسدات

کلی کرنے میں پانی حلق کے نیچے اتر گیا۔ ناک میں پانی ڈالنے میں دماغ تک چڑھ گیا۔ قصداً" منہ بھر کھانے، پت یا خون کی قے، منہ بھر قے خود آئی اور چنے برابر یا زیادہ نگل لی چنے برابر یا زیادہ کھانا دانتوں میں اٹکا تھا نگل گیا۔ ناک میں دوا سڑک لی، کان میں دوا یا تیل ڈالا، حقنہ لیا، صبح صادق کے قریب یا بھول کر جماع

میں مشغول تھا، صبح ہونے پر یاد آنے پر الگ نہ ہوا۔ مباشرت فاحشہ کرنے، بوسہ لینے، چھونے سے انزال ہوگیا، حقہ بیڑی، سگریٹ سگار وغیرہ پینے، پان کھانا اگرچہ پیک تھوک دے، حلق تک نہ جائے۔ ان تمام صورتوں میں روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ جاتا رہا اور قضا لازم ہے، دانتوں سے خون نکلا اور حلق میں داخل ہوگیا اگر تھوک غالب ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا، قصداً" دھواں پہنچایا خواہ وہ کسی چیز کا ہو اگربتی سلگتی تھی اس کے دھوئیں کو ناک میں کھینچا۔ منہ میں رنگین ڈورا رکھا۔ تھوک رنگین ہوگیا۔ اس کو نگل لیا یا منہ میں نسوار لی ان صورتوں میں روزہ جاتا رہا۔ قضا لازم ہے۔ مسئلہ کان میں تیل ٹپکا دیا یا دماغ کی جھلی تک زخم تھا دوا لگائی اور دماغ تک پہنچ گئی یا حقنہ یا ناک سے دوا چڑھائی یا پتھر، کنکر، روئی یا کاغذ گھاس وغیرہ ایسی چیز کھائی، جس سے لوگ گھن کرتے ہیں یا رمضان المبارک میں بلانیت روزہ کی طرح رہا یا صبح کو نیت ہی کی تھی دن میں زوال سے پیشتر نیت کی اور بعد نیت کھا لیا یا روزہ کی نیت کی تھی مگر روزہ رمضان کی نیت نہ تھی یا اس کے حلق میں مینہ کی بوند یا اولہ چلا گیا۔ بہت سے آنسو یا پسینہ نگل گیا۔ ان صورتوں میں صرف روزہ کی قضا لازم ہے، کفارہ نہیں، انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن روزہ کی صورت میں نہ چاہئے کہ تعریض علی الفساد ہے۔ ہاں اگر جوف دماغ یا جوف معدہ میں انجکشن سے دوا یا غذا بعینہ پہنچے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ قصداً" اگر روزہ یاد ہوتے ہوئے کھایا پیا یا جماع کیا۔ بھول کر کھاپی رہا تھا۔ روزہ یاد آنے پر یا سحری کھا رہا تھا۔ صبح صادق ہونے پر منہ کا نوالہ یا گھونٹ نگل گیا تو روزہ جاتا رہا۔ قضا و کفارہ دونوں واجب ہوگئے۔ اسی طرح جس کو حقہ کی عادت ہو اس نے بحالت روزہ حقہ، سگریٹ پیا تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

روزہ کا فدیہ

ہر روزہ کے بدلے ہر روزہ دونوں وقت مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دینا۔

روزہ کا کفارہ

باندی غلام آزاد کرنا (یہ یہاں کہاں) تو پے در پے ساٹھ روزے رکھنا۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔

صدقہ فطر

ہر ایسے مسلمان پر جو حاجت اصلیہ سے فاضل نصاب کے برابر مال کا مالک ہے' اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے جن کا نان نفقہ اس کے ذمہ ہے' صدقہ فطر دینا واجب ہے۔

افطار

افطار میں جلدی سنت و موجب برکت ہے۔ غروب کا غالب گمان ہونے پر افطار کرلیا جائے۔ ابر میں جلدی نہ کی جائے۔ نماز سے پہلے افطار کریں۔ کھجور چھوارے سے نہ ہوں تو پانی سے' ان تینوں سے سنت ہے' کھانے میں مشغول ہوکر نماز میں تاخیر نہ کریں۔ مرد جماعت کھانے کی وجہ سے نہ چھوڑیں۔ وقت افطار یہ دعا پڑھیں۔

الھم لک صمت وبک امنت و علیک تو کلت و علی رزقک افطرت فاغفرلی ما قلمت و ما اخرت

ایک مؤدبانہ گزارش

جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ رمضان المبارک کا ماہ مبین اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوا چاہتا ہے۔ اس ماہ میں نفل عبادات کا ثواب بڑھا کر فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے جبکہ ایک فرض کا ثواب ستر گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس ماہ مبارک میں عبادات کے معاملے میں دیگر تمام مہینوں کے مقابلے میں زیادہ تیزی اور مستعدی پائی جاتی ہے جس کی بڑی وجہ انسان کے سب سے بڑے دشمن شیطان کا پابہ زنجیر ہونا ہے مسلمان جوق در جوق مسجدوں کا رخ کرتے ہیں اور اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ بے کس پناہ میں سجدہائے عجز و نیاز لٹاتے ہیں۔

اس ماہ مبارک میں فرائض کی پابندی تو ہوتی ہی ہے نوافل بھی کثرت سے پڑھے جاتے ہیں اس صفحہ کی وساطت سے قارئین کرام سے ایک گزارش یہ کرنی تھی کہ "ساری زندگی بھی اگر نوافل پڑھے جاتے رہیں تو بھی وہ ایک فرض کے برابر نہیں ہو سکتے اور نوافل اس وقت تک معلق رہتے ہیں جب تک کہ ذمہ پر فرض باقی ہوں" میری مراد ان نمازوں سے ہے جو کہ اپنے وقت پر ادا نہ کی جا سکیں اور قضا ہو گئیں۔

لہٰذا وہ حضرات کہ جن کے ذمہ پچھلی عمر کی قضاء نمازیں باقی ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ بجائے نوافل کے اگر ان فرائض کی طرف توجہ دیں تو ایک تو ان کو ایک فرض کے بدلے میں اس ماہ مبارک میں ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا دوسرا وہ اس قرض سے' جو کہ ان قضا نمازوں کی صورت میں ان کی گردن پر ہے' سبکدوش ہو جائیں گے۔ جن کے ذمہ کئی سال کی قضا ہوں تو اسکی ادائیگی کا آسان طریقہ یہ ہے۔

ہر روز کی نماز کی قضا بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فجر کے' چار فرض ظہر کے' چار فرض عصر کے' تین فرض مغرب کے' عشاء کے چار فرض او تین وتر اگر قضا نماز کی صحیح تعداد یاد نہیں تو گمان غالب کرے اور اتنی ہی پڑھ لے۔ قضاء میں یوں نیت کرنی ضروری ہے۔ "نیت کی میں نے سب سے پچھلی یا سب میں پچھلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی یا پچھلی ظہر کی جو مجھ سے قضا ہوئی اور ابھی تک میں نے اسے ادا نہ کیا۔ اسی طرح ہر نماز میں یہی نیت کیا کرے اور جس کے ذمہ قضا نمازیں کثرت سے ہیں وہ آسانی کے لئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے دوسری تخفیف یہ کہ فرضوں کی تیسری چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان اللہ تین بار کہہ کر رکوع کر لے مگر وتروں کی تینوں رکعت میں الحمد اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ پچھلی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اللھم صل علی محمد و الہ کہہ کر سلام پھیر دے چوتھی تخفیف یہ کہ وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رب اغفرلی کہے۔

(احکام شریعت)

نعت سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم

شور مہ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا
ساقی میں تیرے صدقے مے دے رمضان آیا

اس گل کے سوا ہر پھول باگوش گراں آیا
دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقت فغاں آیا

جب بام تجلی پر وہ نیر جاں آیا
سر تھا جو گرا جھک کر دل تھا جو تپاں آیا

جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر اک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سوا سب باغ پامال فنا ہونگے
دیکھو گے چمن والو جب عہد خزاں آیا

سر اور وہ سنگ در آنکھ اور وہ بزم نور
ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہئے تو جناں والو
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

لے طوق الم سے اب آزاد ہو اے قمری
چٹھی لئے بخشش کی وہ سرو رواں آیا

نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ برے کامو
دیکھو مرے پلے پر وہ اچھے میاں آیا

بد کار رضا خوش ہو بد کام بھلے ہونگے
وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا